رجسٹرڈ ایل نمبر

ان الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بانفسهم

انه اوى القرية

الحکم

چہ گویم بار گرانی چہا در قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

(ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی)

پیشگی قیمت سالانہ (۱) عوام سے صہ ر (۲) خواص معاونین سے عہ (۳) ہندوستان سے باہر سے ر (۴) غیر مذاہب والون سے ۱۲ روپیہ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگون سے ۱۲

فہرست مضامین

(۱) ایک خط اور اس کا جواب صفحہ اول
(۲) ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان علیہ السلام ۲ و ۳
(۳) الحکم بذریعہ مشین کیون کر چھاپا جا سکتا ہے ۳ و ۴
(۴) مذہبی دنیا پر سرسری نظر صفحہ ۴
(۵) سید جماعت علیشاہ کے نام خط ؍ ؍
(۶) ناظرین سے پانچ منٹ ؍ ؍
(۷) ایک خطرناک پولیٹیکل غلطی ؍ ۵
(۸) سید امیر علیشاہ ملہم سیالکوٹی کے الہامات ؍ ۶
(۹) دارالامان کا نقشہ ؍ ؍
(۱۰) جناب انسپکٹر مدرسہ تعلیم الاسلام کے معائنہ پر ؍ ؍
(۱۱) خطبہ عید الضحیٰ صفحہ ۷
(۱۲) مولوی ثناء اللہ امرتسری کی پردہ دری ۸ و ۹
(۱۳) دشمنون مین پھوٹ صفحہ ۹
(۱۴) اہلحدیث مطبوعہ ۲۳ جنوری کا جواب ؍ ۱۰
(۱۵) الوصیت ؍ ۱۱
(۱۶) رسید زر امداد مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ؍ ۱۲
(۱۷) استفسار اور ان کے جواب ؍ ۱۲
(۱۸) تازہ الہامات ؍ ۱۲
(۱۹) مسیح موعود وغایۃ المقصود ؍ ۱۲

نمبر ۷ | دارالامان قادیان مورخہ ۲۴ فروری سنہ ۱۹۰۵ء مطابق ۱۸ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۲ھ | جلد ۹

ایک خط اور اسکا جواب

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام ذیل کا کارڈ آیا تھا اسکا جواب مخدوم الملۃ نے جو لکھا وہ ناظرین کی فائدہ کے لئے درج ذیل ہے ۔ ایڈیٹر

جناب مرزا صاحب ۔ تسلیم ۔ مسیح جو کہ منجی جہان تھا جب وہ اس جہان مین تھا تو اوس نے بہت سے مریضون کو چنگا کیا ۔ اور بہت سے وہ معجزے کام دکھلائے جو کہ بجز ذات باری تعالےٰ کے اور کوئی نہیں دکھلا سکتا ۔ اب چونکہ آپ مسیح موعود ہونیکا دعویٰ کرتے ہیں سو آپسے التجا ہے کہ آپ میرے واسطے دعا کیجئے تاکہ میں بہت جلدی اپنی بیماری سے شفا پاؤن نیز میرے واسطے پیشگوئی کیجئے کہ اس سال مجھکو امتحان میں کیسی کامیابی ہوگی ۔ اور اسطرح آپکو مسیح موعود تسلیم کرکے آپکی کفش برداری میں ہونیکا فخر حاصل کرون ۔

والسلام ۔ دمی اللہ طالب علم انگریزی متلاشی حق ۔ شوراب گیٹ ۔ بازار شاہ گیا سہ

۲۰ ۔ فروری ۱۹۰۵ء ۔ مہر شبہ کشی

جواب

اس سے زیادہ ناپاک جھوٹ اور خدا تعالےٰ کو ناراض کرنے والی دلیری کیا ہو سکتی ہے کہ ضعیفہ عورت سے جنے ہوئے ناتوان بے علم گوشت پوست کو "منجی جہان" کہا جائے ۔ کیا ان جھوٹے اور بے سروپا قصون اور مردہ افسانون سے جنکا نام لوقا متی مرقس کی انجیل ہے یہ ثابت ہو سکتا ہو کہ یسوع منجی جہان تھا ۔ دعوؤن کی سچائی کا معیار افعال و نتائج افعال ہوتے ہین ۔ یسوع کا دعویٰ تھا کہ وہ یہود کی کھوئی بادشاہت کو قائم کریگا ہے اور غیر قومون کی غلامی کے آہنی تنور سے انہیں نجات دیگا ۔ مگر انجیلون کے واقعات کی بنا پر یہ دعویٰ کیسا جھوٹا ثابت ہوا بلکہ وہ خود ذلت کیساتھ ہلاک کیا گیا اور ناپاک مشرکون اور شریعت پرستون نے ذلت کے بدنما داغ کو چھپانے کے لئے یہ عقیدہ تراش لیا کہ وہ گنہگارون کیلئے موا اور اوس نے روحانی سلطنت قائم کی ۔ ہر ایک نامراد ناکام و ناشاد انسان آخرکار یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ اگرچہ وہ بظاہر ناکام رہا مگر روحانی طور پر کامیاب ہو گیا ۔ تمام مخرور منحط جو یونیورسٹیون کے امتحانون میں فیل ہوتے ہین یہ دعویٰ کر سکتے ہین کہ گو وہ بلحاظ ظاہری ممتحنون کے فیل ہین مگر روحانی طور پاس ہو گئے ہین ۔ مگر یہ بے ثبوت لاف کیا کوئی فائدہ دے سکتی ہین ۔ کیا وہ ذلیل موت جسے کفارہ کہا جاتا ہے کچھ بھی خیر ہوئی ۔ ہان اس اعتقاد کا یہ فائدہ ضرور ہوا کہ سچی پاکیزگی اور پاک ایمان اور نیک اعمال کا نشان یسوع پرستون سے مٹ گیا اور گناہ پر سخت دلیری پیدا ہو گئی ۔ اسکی توضیح کی ضرورت نہیں یورپ کے ملکون مین شراب اور زنا اور قمار بازی کی روز افزون کثرت اور بہت بے حیائی کے کام اسکے گواہ ہین کیا ادس برنگ پادری اور یورپ مین پادری کا حال تمہے نہیں سنا جو ایک تحصیل آرچنج کا سرغنہ تھا اور کیا کام کرکے وہ ولایت کو بھاگ گیا اور والیس گرفتار ہو کر آیا ہے ۔ پھر ایسے کمزور ناکام شخص کو منجی جہان کہنا ایسی شرم کی بات ہے میں تم سے سچ سچ کہتا ہون کہ دنیا کا کوئی بھی ایسی ناکامی اور نامرادی کی حالتین دیکھا نہیں انگیا جس نا شادی اور دشمن کامی کو یسوع مرا حضرت موسیٰ کا دعویٰ تھا کہ وہ بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے رہائی دینے کیلئے پیدا ہوئے ہین ۔ وہ علی طور پر اس دعویٰ کو سچا دکھا کر راستباز اور خدا کے نبی ثابت ہوئے کیا وہ بنی اسرائیل کو مصر کے آہنی تنور سے نکال کر نہ دکھاتا اور اس دعوے کی پردہ پوشی یون کرتے کہ انہون نے روحانی طور پر اسرائیل کو نجات دلا دی ہے تو بات نہایت ہی بیہودہ ہوتی اس جہان حقیقی نجات دہندہ تمام انبیا کو زندہ کرنیوالے تمام امتیازیون کے جامع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کہ جو دعوے قرآن کریم میں مذکور ہوئے ہین وہ سب عملی طور پر پورے کرکے دکھلائے ۔ عرب گمنام تھے ۔ آوارہ تھے ۔ زنا کار تھے ۔ جوے باز تھے ۔ شراب خوار تھے ۔ انہیں ذلت اور خانہ جنگی کی غلامی اور جہنم کے تنور سے نجات دلائی بلکہ تمام بدعادتون سے پاک صاف کرکے جہان کا معلم انہیں بنا دیا ۔ مگر جائے حیرت ہے کہ یسوع کیا کیا کسی ناپاک عادت کو دنیا سے نابود کیا ۔ اس کی نظیر میں کسی قوم کو پیش تو کرو ۔ محدود قوم یہود کی جو رومی جوتے کے نیچے دبی ہوئی تھی ایک محدود مقام میں علی تبلیغ کی غایت اور مخاطب تھی انہیں کیا تھا کئی کو ملے چند کم ہمت ہیں جو شاگرد تھے انکی کمزوریان اور ضعف کبھی دور نہ ہوئے ۔ دنیا میں بہت سے گرے ہوئے بت پرست مذہب ہیں مگر جیسے میں کمزور بت یسوع کے پرستار گری ہوئی حالت میں ہیں ناقابل بیان ہے ۔ رامچندر جی کے پوجنے والے کہہ سکتے اور دکھا سکتے ہین کہ جناب راجہ رامچندر جی ایک دشمن پر جو ظالم راون تھا مظفر و منصور ہوئے اور یون اپنے دعاوی میں کامیاب ۔ کرشن کے بھگت گئے بعض جناب کرشن مہاراج کے پرستار یہ ثبوت دعوے کر سکتے ہیں ۔ مگر یسوع کے پرستار کیا دکھا سکتے ہین بس یہی کہ یسوع نے روحانی طور پر دنیا کو نجات دی کیا نجات دی ۔ یہی کہ کفارہ کے اعتقاد سے گناہون نے بالیون کے سیلاب کا بند توڑ دیا ۔

تم ابھی گرفتار ہو اور شیطانی زمین میں بندہ ہو تم پچھال کی دیکھ نہیں سکتے ۔ یورپ میں ہزارون اہل دل دانشمند انسان کو خدا ماننے کے شرمناک عقیدہ سے بیزار ہو رہے ہیں ۔

جواب اہلحدیث مطبوعہ ۲۴ جنوری کا

قریباً پونے دو ماہ کا عرصہ ہوا ہے کہ کتاب بشارت احمدی کی دو جلدیں دہلی اور کلکتہ جیسے دو مختلف مقامات سے بغرض ریویو میرے پاس بھیجی گئی تھیں۔ اس بات پر تو مجھے خود ہی افسوس ہے کہ میرے کرم فرما خفا ہو رہے ہونگے کہ آجتک کیوں ریویو نہیں لکھا گیا۔ مگر میں مصلحتاً کسی خاص موقع کا منتظر تھا۔

بہرحال میں جس موقع اور وقت کا انتظار کھینچ رہا تھا وہ یہ ہے کہ جب سے حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کرشن ہونیکا دعوےٰ کیا ہے نافہم ملاؤں نے ایسا طوفان بے تمیزی برپا رکھا ہے کہ توبہ ہی بھلی خاصکر امرت سر کے اخبار اہل حدیث نے تو بہکی ہی لیلیہ ہے وہ نہیں جانتا کہ میری درشت کلامی اور تمسخر سے فرقہ اہل حدیث اور بھی بدنام ہوگا معلوم نہیں کہ اہل حدیث کے ہر رنگ میں نجدی پرست نے تمسخر اور استہزا میں کونسی کمی اٹھا رکھی تھی جسکو اخبار مذکور اب پوری کرنا چاہتا ہے۔ لیاقت کا یہ حال ہے کہ الحکم مطبوعہ ۱۰ جنوری کے اس معقول استفسار کا جو ایک اعتراض کے رنگ میں پیش کیا گیا تھا سوائے رفع الوقتی کے کوئی جواب نہیں دیکھا۔ بھلا بسمات میں حضرت موسےٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی صداقت اور رسالت پر اہل حدیث کا ایمان ہے تو پھر یہودی اور عیسائی کہلانے سے کیوں جی چراتا ہے کیا انکو ماننے والوں نے کبھی انکار کیا نہیں ہرگز نہیں بلکہ انہوں نے یہانتک استقامت دکھائی کہ بینھم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ کے نیچے آگئے پھر بھی سنیوں کو نہ چھوڑ سکے امید کہ اہل حدیث آیندہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کا پڑھنا بھی چھوڑ دیگا

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اہلحدیث کی کسی گذشتہ اشاعت میں اس قسم کا ایک نوٹ لکھا گیا تھا کہ کرشن کو خدا سے کیا تعلق؟ اب میں کوشش کرونگا کہ اہل حدیث کو دکھایا جائے کہ کرشن جی کو خدا کے ساتھ کسقدر تعلق ہے چنانچہ مولوی عبدالعزیز صاحب سنی المذہب مصنف کتاب بشارت احمدی نے اس کتاب کے سرورق پر آیت لقد بعثنا فی کل امۃ رسولا کا حوالہ دیکر مہادیو۔ رام چندر اور کاہن کہنیا یعنے کرشن کو خدا کے خاص لوگوں میں شمار کیا ہے۔ اور ان کو برا کہنے والوں کو **نادان مسلمانوں** وغیرہ خطابات سے مخاطب کر کے آیندہ کیلئے نصیحت کی ہے کہ ان کو برا کہنے والوں کو چاہئے کہ پہلے اپنا ایمان قائم رکھنے کی فکر کریں اور مصنف کتاب مذکور نے جہاں دوسرے برا کہنے والوں کو متنبہ کیا ہے وہاں مصنف تحفۃ الہند کی سخت کلامی پر بھی افسوس ظاہر کیا ہے۔ چونکہ کرشن جی کا زمانہ حضرت عیسے علیہ السلام سے بہت پہلے گذر چکا ہے اسلئے یہ قرین قیاس اور ممکن ہے کہ امتداد زمانہ کی وجہ سے اس موحد اور برگزیدہ حق کی اصل تعلیم کو بگاڑ دیا ہو ان کے حالات کو اگر غور سے پڑھا جائے تو یہ ثابت کرنا نہایت مشکل ہو جائیگا کہ بت پرستی اور تناسخ ایسے لغویات کے بانی وہ تھے۔ خواہ کوئی برا ہی منائے ہم تو ان کی تعریف کرنیسے باز نہیں رہسکتے انہوں نے تو **پورن برہم اور کلکی اوتار** (ہمارے ہادی کامل محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم) کی بعثت اور نبوت تامہ کے متعلق ایسی صریح پیشگوئیاں کی ہیں کہ انکو پڑھکر غیر متعصب ہندو کیلئے سوائے تسلیم کے باقی کوئی چارہ ہی نہیں رہتا۔ مثلاً بیاس جی نے بہوکھ اتر پران میں لکھا ہے کہ "آیندہ زمانہ میں **مہابت** پیدا ہونگے ان کا نشان یہ ہے کہ ان کے سر پر بدلی سایہ کریگی اور ان کے جسم کا سایہ نہ ہوگا اور کبھی ان کے جسم پر مکھی نہ بیٹھیگی اور آپ تمام عمر گرم کھانا نہ کھائینگے اور عرب کا بادشاہ ان کا دشمن ہوگا۔ اور وہ قادر دانا اور قدرت والا ان کو **تمیس اوبہیاران بھیجیگا** اور جو اس کے موافق چلیگا وہ اللہ تک پہونچیگا اور اسوقت اللہ تک پہونچنے کی کوئی دوسری راہ نہ ہوگی"۔ پھر **مہادیو** فرماتے ہیں "اے پاربتی **مہامت** (محمد) ساری عبادتوں اور اگلی شریعت کو موقوف کر کے اپنی شریعت کی راہ نکالینگے وغیرہ وغیرہ" چونکہ الحکم میں مجھے ان تمام پیشگوئیوں کا درج ہونا محال نظر آتا ہے اسلئے اگر خریداران الحکم اور دیگر طالبان حق درخواست کرینگے تو کتاب بذریعہ وی پی انکی خدمت میں بھیجوائی جائیگی۔ مناسب ہے کہ ایڈیٹر اہل حدیث بھی اس موقع کو غنیمت سمجھیں اور ۲ کے ٹکٹوں کا خون صرف کر کے کتاب منگالیں شاید اس کے مطالعہ سے طعن و تشنیع کی عادت ان سے چھوٹ جائے اس جگہ ایڈیٹر اہل حدیث کیلئے ایک اور پیشگوئی کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں جس کو وہ (حضرت اقدس) مہدی آخر زمان کے متعلق پاکر بیرنگ نادم ہو۔ بکلی پران میں لکھا ہے کہ "آخر کلجگ (آخری زمانہ) میں پہر کلکی اوتار (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) کی (احمد اندر جان احمد شد یعنی) صفتیں ظاہر ہونگی تعجب ہے کہ مصنف کتاب بشارت احمدی نے اس مصنف یا مصنفات کا زمانہ بھی چودھویں صدی کا ہی زمانہ بتایا ہے جیسا کہ وہ لکھتے ہیں کہ "اب تیرھویں صدی اخیر ہے اب اسطرح کے لوگ بہت کم ہیں خالص جو مسلمان دل کے بے ایمان۔ اب اگر کوئی غور کرنے والی طبیعت ہوگی تو نشان الٰہی کو الگ رکھکر فوراً بول اٹھیگی کہ اسوقت ضرور کوئی مصلح ہونا چاہئے جو مذکورہ بالا مسلمانوں کی ہر طرح اصلاح کرے سمجھ میں نہیں آتا کہ ہمارے مخالفین کی عقل کو کیا ہوگیا اپنے علماء اور علم کا ذکر کرنے لگتے ہیں تو سلسلہ ہی نہیں ٹوٹتا مگر عملی حالت بہت ہی برائی دن بدن کر رہی ہے کاش کہ یہ لوگ انجام سے ہی کچھ خبر رکھتے۔ ہمیں تو مرزا صاحب کے دیگر دعاوی کے علاوہ کرشن کا دعوےٰ بھی ایسا صاف اور جلی نظر آتا ہے کہ جس کا بیان کرنا واقعی امر محال ہے ہاں یہ وہی وعدہ کا کرشن ہے جو اہل ہنود کی کتابوں میں درج ہے **"نہہ کلنک آمارا + مہدی کہین تشکل سنسار (ام)"** پیشگوئی کے طور پر بتایا گیا تھا۔ ہاں یہ وہی مہدی اور کرشن ہے جو نہہ کلنک کے الفاظ میں بیان ہو کر اہل ہنود کیلئے مقدر اور قابل تسلیم ٹھیرایا گیا تھا۔ ہاں یہ وہی آنے والا کرشن ہے جو سنبھل پور یعنے اسلام پور (قادیان کا اصلی نام بھی ہے) میں مبعوث ہونا تھا۔ امید ہے کہ ایڈیٹر صاحب اہلحدیث مندرجہ بالا وید والی پیشگوئی کو پڑھکر **نہہ کلنک تھی** (پہلے خواہ لغوی سمجھتے ہوں) کہلانے سے انکار نہیں کرینگے ورنہ مہدی کی آمد اور انتظار سے ان کو ضرور دست بردار ہونا پڑیگا۔ دل تو نہیں چاہتا کہ ایڈیٹر اہلحدیث کو بار بار مخاطب کیا جائے مگر انکی دل آزار تحریروں کو پڑھکر خاموش نہیں رہا جاتا۔ اب کے تو وہ اپنے ۲۷ جنوری ۰۸ء کے اہل حدیث میں خدا کے وحدہ لا شریک کی سنت قدیم پر بھی حملہ کرنے سے نہیں رہ سکا۔ اس کو ابتک یہ بھی معلوم نہیں کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کا ایک کرشن کا دعوےٰ بحیثیت ایک مصلح ہونے کے ہے ورنہ معترض کو چاہئے کہ وہ کسی ایسی کتاب کا حوالہ دے جسمیں یہ لکھا ہوا ہو کہ ابتدائے عالم سے آجتک کوئی کبھی بھی انسانوں کی اصلاح کیلئے مامور ہوا ہے جسکی مماثلت کو وہ پیش کر کے طنز اور استہزا کے طور پر یہ تاکید کرتا ہے کہ آیندہ اگر اس مماثلت کو اختیار کیا جائے تو کرشن کے دعوے کیطرح اس مماثلت کو بھی مان لوگے۔ کاش کہ اس انصاف کے اظہار پیار کرتے ہوئے یہ تو سوچ جاتے کہ جسکا وہ قانوناً مجاز بھی نہیں تھا۔ اس موقع پر اگر وہ باوجود مولوی فاضل کہلانے اور دعوی اہلحدیث کے اپنی دل آزار تحریروں استہزا اور تمسخر کا جو قرآن اور احادیث کی تعلیم کے منافی ہیں اندازہ لگائیگا تو وہ یقیناً اپنے آپ کو آیت مثل الذین حملوا التوراۃ الخ کے نیچے چلتا ہوا دیکھیگا۔

پیشتر اس کے کہ مضمون کو ختم کروں ایک اور مولوی نجم الغنی نامی متوطن ریاست رامپور کا تذکرہ بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ یہ وہی مولوی صاحب ہیں جنہوں نے اپنی کتاب مذاہب الاسلام کے خاتمہ پر سلسلہ احمدیہ پر بھی طبع آزمائی کی ہے۔ مگر افسوس کہ اس کتاب میں کوئی نئی بات پیش نہیں کی ہاں اتنا کیا ہے کہ حضرت اقدس مرزا صاحب ایسے اسلام کے سچے خادم پر کفر کا فتوے لگا کر اپنے نامہ اعمال کی بے طرح توسیع کی ہے۔ مگر مولوی نجم الغنی صاحب یاد رکھیں اور ضرور یاد رکھیں کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ ایسے دیگر ائمہ دین پاک پر کفر کا فتوےٰ لگانے والے بھی تو آخر مولوی ہی تھے امید ہے کہ مولوی نجم الغنی صاحب مضمون کے اس حصہ کو پڑھکر ان مکفرین سے اپنے آپ کو بہت ہی پیچھے پائینگے۔ آیندہ ہمارے احمدی بھائیوں کو چاہئے کہ کسی ایسے ویسے مولوی کو ہرگز مخاطب نہ کریں ہاں مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری کیطرح عالی حوصلہ اور میدان بازی رکھتا ہو تو زہے قسمت۔ فقط۔

راقم

خاکسار محمد حسین مسافر از موزنگ ڈاکخانہ لاہور

ع ۱ فٹ نوٹ کرشن علیہ السلام کی تصنیف لطیف کے متعلق کلکتہ کے ایک پروفیسر صاحب نے ایک پمفلٹ حال میں شائع فرمایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف ساٹھ اشلوک حضرت کرشن کے ہیں نیز یہ بھی کہ ویدوں کی تعلیم سے روکتے تھے۔ اور نبیوں کے معترف یہ تھے موحد تھے۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الوصیّت

قال اللہ عزوجل۔ قل ما یعبؤا بکم ربی لولا دعاؤکم
یعنی انکو کہدے کہ میرا خدا تمہاری پروا کیا رکھتا ہے اگر تم بندگی نکرو اور دعاؤں میں مشغول نرہو

دوستو! خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے حال پر رحم کرے آپ صاحبوں کو معلوم ہوگا کہ مینے آج سے قریباً ۹ ماہ پہلے الحکم اور البدر میں جو قادیان سے اخبارین نکلتی ہیں خدا تعالیٰ کیطرف سے اطلاع پا کر یہ وحی الٰہی شائع کرائی تھی کہ عفت الدیار محلّھا و مقامھا۔ یعنی یہ ملک عذاب الٰہی سے مٹ جانیکو ہے نہ مستقل سکونت امن کی جگہ رہیگی اور نہ عارضی سکونت امن کی جگہ یعنی طاعون کی وبا ہر جگہ عام طور پر پڑیگی اور سخت پڑیگی۔ دیکھو اخبار الحکم مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۰۴ء نمبر ۱۹ جلد ۸ کالم۔ اور اخبار البدر نمبر ۲۰ و ۲۱ مورخہ ۲۴ مئی و یکم جون ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵ کالم۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ وہ وقت بہت قریب آگیا ہے۔ مینے اسوقت جو آدھی رات کے بعد چار بج چکے ہیں بطور کشف دیکھا ہے کہ دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے۔ میرے منہ پر یہ الہام الٰہی تھا کہ موتا موتی لگ رہی ہے کہ میں بیدار ہوگیا اور اسی وقت جو ابھی کچھ حصہ رات کا باقی ہے مینے یہ اشتہار لکھنا شروع کیا۔ دوستو! اُٹھو اور ہشیار ہو جاؤ کہ اس زمانہ کی نسل کے لئے نہایت مصیبت کا وقت آگیا ہے۔ اب اس دریا سے پار ہونیکے لئے بجز تقوے کے اور کوئی کشتی نہیں۔ مومن خوف کیوقت خدا کیطرف جھکتا ہے کہ بغیر اسکے کوئی امن نہیں۔ اب دکھ اُٹھا کر اور سوز و گداز اختیار کرکے اپنا کفارہ آپ دو۔ اور راستی میں محو ہو کر اپنی قربانی آپ ادا کرو۔ اور تقوے کی راہیں پورے زور سے کام لیکر اپنا بوجھ آپ اٹھاؤ کہ ہمارا خدا بڑا رحیم و کریم ہے گر رونیوالوں پر اسکا غصہ تھم جاتا ہے مگر ان پر جو قبل از وقت روتے ہیں نہ مُردوں کی لاشوں کو دیکھکر۔ وہ خوف کرنیوالوں کے سر پر سے عذاب کی پیشگوئی ٹال سکتا ہے۔ جاہل کہتا ہے کہ یہ پیشگوئی کیوں ٹل گئی۔ لیکن اگر خدا میں یہ عادت نہوتی کہ دعا اور صدقہ اور خیرات اور گریہ و بکا سے ان بلاؤں کو دور کر دیتا جنکا ارادہ کیا ہے یا ان بلاؤں اور عذابوں کو نبیوں کی معرفت ظاہر کر چکا ہے تو دنیا کبھی کی ہلاک ہو جاتی۔ سو نیکی کرو اور خدا کے رحم کے امیدوار ہو جاؤ۔ خدا تعالیٰ کیطرف پوری قوت کے ساتھ حرکت کرو اور اگر یہ نہیں تو بیمار کیطرح افتاں خیزاں اسکی رضا کے دروازہ تک پہنچ جاؤ۔ اور اگر یہ بھی نہیں تو مُردہ کی طرح اپنے اٹھائے جانے کا ذریعہ صدقہ خیرات کی راہ سے پیدا کرو۔ نہایت تنگی کے دن ہیں اور آسمان پر خدا کا غضب بھڑک رہا ہے آج محض زبانی لاف و گزاف سے تم پار نہیں ہو سکتے ایسی حالت بناؤ اور ایسی تبدیلی اپنے اندر پیدا کرو اور ایسے تقوی کی راہ پر قدم مارو کہ وہ رحیم و کریم خوش ہو جائے۔ اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی کی جگہ بناؤ اپنے دلوں پر سے ناپاکیوں کے زنگ دور کرو۔ بیجا کینوں اور بخلوں اور بدزبانیوں سے پرہیز کرو اور قبل اسکے کہ وہ وقت آوے کہ انسانوں کو دیوانہ سا بنا دے بیقراری کی دعاؤں سے خود دیوانے بن جاؤ۔ عجیب بدبخت وہ لوگ ہیں کہ جو مذہب کا نام رکھتے ہیں کہ محض زبان کی چالاکیوں پر سارا دار و مدار ہو اور دل سیاہ اور ناپاک اور دنیا کا کیڑا ہو۔ پس اگر تم اپنی خیر چاہتے ہو تو ایسے مت بنو۔ بدقسمت وہ شخص ہے کہ جو اپنے نفس امارہ کیطرف ایک نظر بھی اٹھا کر نہیں دیکھتا اور بیہودہ تعصب سے دوسروں کو بدزبانی سے پکارتا ہے۔ پس ایسے شخص پر ہلاکت کی راہ کھلی ہے۔ سو تقوے سے پورا حصہ لو اور خدا ترسی کا کامل وزن اختیار کرو اور دعاؤں میں لگے رہو تا تم پر رحم ہو۔ تم میں سے کون ہے کہ جو بھوک کیوقت صرف روٹی کے نام سے سیر ہو سکتا ہے یا صرف ایک دانہ سے پیٹ بھر سکتا ہے۔ ایسا ہی تم خدا کو راضی نہیں کر سکتے جبتک ہر طور پر متقی نبنجاؤ۔ اپنے دشمنوں کے نفسانی جوشوں کا مقابلہ مت کرو تا تم بھی ایسے ہی نہو جاؤ کیونکہ جاہل کا مقابلہ صرف جہالت کے ذریعہ سے ہی ہو سکتا ہے۔ پس اگر وہ تمہیں ستاویں اور دکھ دیں یا تمہیں جوش دلانیکے لئے میری نسبت سب و شتم اور دشنام دہی اور ہتک کا طریق اختیار کریں تو تم صبر کرو اور چپ رہو تا وہ خدا جو تمہارے دلوں اور اوروں کے دلوں کو آسمان پر دیکھتا ہے تمہیں بدلہ دے۔ یقیناً سمجھو کہ یہ وہ دن آرہے ہیں کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ایسی سختی کے دن کبھی عام طور پر دنیا پر نہیں آئے۔ سو ایسا ہوا تا وہ پیشگوئیاں پوری ہو جائیں جو ابتدا سے نبیوں نے کی تھیں۔ خدا نے آج سے پچیس ۲۵ برس پہلے طاعون کی خبر دیدی تھی جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکی تھی پھر اسوقت خبر دی جبکہ ملک اس بیماری سے پاک تھا وہ خبر بھی شائع ہو چکی۔ اور پھر طاعون کے اس سخت حملہ کی خبر جو عنقریب ہونیوالا ہے۔ یہ اسلئے ہوئی کہ تا لوگ متنبہ ہو جائیں۔ ان چالاک لوگوں کی پیروی مت کرو جنکے دل گندے اور نجاست سے بھرے ہیں۔ جو دوسروں کو خدا کیطرف بلاتے اور آپ اس سے دور ہیں۔ خدا ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ کسکی زندگی لعنتی اور کسکی زندگی پاک ہے۔ پس تم ایسے دردناک دعاؤں میں لگ جاؤ کہ گویا مر ہی جاؤ تا دوسری موت سے خدا تمہیں بچاوے۔ دنیا کیلئے بڑی گھبراہٹ کے دن ہیں مگر دنیا نہیں سمجھتی لیکن کسیدن سمجھیگی۔ میں جو حق تھا اپنا فرض ادا کر چکا اور قبل اسکے کہ تنگی کے دن آویں میں نے اطلاع دیدی ہے اب میں ختم کرتا ہوں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

(نوٹ: ۲۶ فروری کی رات جبکہ صبح کو ۲۷ فروری ہے مراد ہے)

۲۷ فروری ۱۹۰۵ء

خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و غایۃ المقصود

مضمون نمبر (۲)

غایۃ المقصود جلد ۲ صفحہ ۱۵۰۔ **قولہ** آنجناب علیہ السلام از خوف آن ملعون ظالم مخفی شدند و از بیم خونخوار روز سہ پہر فرمودہ وصیت کردند کہ بعد از من نبی امی عربی از قوم قریش حضرت محمد یا احمد نام مبعوث خواہد شد۔ **اقول** این روایت مجتہد نیز بکری تحقیق نمے شنید حضرت عیسیٰ علیہ السلام از خوف سلاطین مخفی و متواری نشدہ بود بلکہ از خوف یہود و ہنود مخفی و متواری شدہ بود چنانچہ از اناجیل اربعہ و تواریخ یہود و نصاریٰ ظاہر و روشن است علاوہ برین مجتہد شیعیان در قول حضرت مسیح خیانتے بکار بردہ و بر اصلیت آنجناب دست تصرف دراز کردہ کہ می نویسد در روزے مسیح فرمودہ وصیت کردند کہ بعد از من نبی امی عربی از قوم قریش حضرت محمد و احمد نام پیدا خواہد شد"
حالانکہ خداوند علیم در قرآن کریم قول حضرت عیسیٰ علیہ السلام را باین الفاظ عینہ نقل میفرماید۔
"یٰبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراۃ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد"
پس ازین آیہ کریمہ ظاہر است کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام در شان حضرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم اسمہ احمد فرمودہ اسمہ احمد محمد نفرمودہ۔
ایہا الناظرون! مجتہد شیعیان چون در ان بشارت کہ بر زبان حضرت عیسیٰ علیہ السلام رفتہ در شان رسول عربی فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وسلم صرف اسمہ احمد نوشتہ یافت حیران شدہ دست و پا گم کردہ چراکہ نام مبارک والدین شریفین حضرت رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم محمد است نہ احمد۔ ازینجاست کہ مجتہد علیہ ما علیہ در بحر تفکر و اجتہاد فرو رفتہ چند کرت غوطہا خورد و گم بساحل مراد نرسید ناچار سلامتی در دین ندید کہ طریق خیانت ورزید۔ ناظرین باید بنظر تامل ببینند کہ مجتہد المتشیعین را چہ طور رو بہ دیو دود در بشارت ذکر نام محمد از طرف خود افزود۔ حالانکہ توضیح و حل این اشکال آسان بود۔
ارباب تحقیق نوشتہ اند کہ سنت اللہ برین رفتہ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا کہ مقربان بارگاہ الٰہی را نظر بر غلبہ بعض صفات تسمیہ شان از جانب ملاء اعلیٰ علاوہ آن نامہا کہ آبائے کرام ایشان مے نہند نامہائے دیگر پیدا میشد

چنانچہ کلاہما متنزل من السماء
بر ان شاہد عدل است۔ قاضی عیاض کہ مصنف علیہ ما علیہ در کتاب خود جابجا از اقوالش استناد کردہ متعلق امر زیر بحث در شفاء مے نگارد۔
"گشتسپ اسحاق و اسمٰعیل بعلیم و حلیم و ابراہیم بحلیم و نوح بشکور و عیسیٰ و یحییٰ ببر و موسیٰ بکلیم و قوی و یوسف بحفیظ و علیم و ایوب بصابر و اسمٰعیل بصادق الوعد کما نطق بذلک الکتاب العزیز"
و خود مصنف علی العموم در کتاب غایۃ المقصود جلد چہارم ص۱۱۰ مے نگارد۔ "بشارت دوازدہم در بیان سیم کتاب ملاخی است کہ در ان میفرماید ......یعنی در ان روز عظیم خواہم فرستاد ایلیا را مخفی نماند کہ محل مطلب ازین کلام ایلیا است چہ مراد از و علی بن ابی طالب فداہ روحی است چنانچہ در ابواب مشیر شدہ" غایۃ المقصود جلد ۲ ص۱۲۶ قولہ تمام آنہا در ہمین شبہ ماندند و تا قیامت ہمچنین خواہند ماند بطرف این اشارہ است آیہ شریفہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم و این واقعات بطریق خلاصہ اینجا ذکر نمودم و جمیع مورخین بتفصیل تمام در تواریخ ضبط فرمودہ اند
اقول مجتہد را انصاف خدا را از خود انصاف بفرماید کہ چون یہود و ہنود در ہمین شبہ تا قیامت خواہند ماند پس مسیح را زندہ بر آسمان بردن و تا دیر اورا نگاہداشتن و پس از ان بر زمین فرو فرستادن چہ دانائی است و بر ظاہر کہ فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ۔ اما آنچہ مجتہد زادہ والا شان زیب رقم فرمودہ کہ شخصے از یہود یا حوارین مسیح علیہ السلام بقدرت خداوندانام ہمشکل مسیح گشتہ بردار کشیدہ شد آنہم اصلے ندارد۔ علاوہ عقل باور نمیکند کہ خداے عادل عوض مسیح بیگناہے را بردار کشیدن روا دارد و صرف نظر ازین۔
در تفسیر جمل جلد اول بصفحہ ۲۳۵ مرقوم است قال ابو حیان لم نعلم کیفیۃ القتل ولا من القی علیہ الشبہ ولم یصح بذلک من حدیث یعنی ابو حیان میگوید کہ کیفیت قتل مسیح را ما نمیدانیم و نہ این علم است کہ شخصے دیگر ہمشکل مسیح گشتہ بود و قصہ ہمشکل و شبیہ مسیح از حدیث ثابت نیست امام فخرالدین رازی در تفسیر کبیر مے نگارد۔
لو جوزنا القاء شبہ علی انسان لخطوم السفسطہ فانی اذ رئیت ولدی ثم رئیت ثانیا فحینئذ اجوز ان یکون ہذا الذی رأیتہ ثانیا لیس بولدی بل ہو انسان القی الشبہ علیہ وحینئذ یرتفع الامان عن المحسوسات فالصحابۃ الذین رأوا محمدا صلعم یامرہم وینہاہم وجب ان لا یعرفوا انہ محمد لاحتمال انہ شبہ علی غیرہ وذلک یفضی الی سقوط الشرائع۔
یعنی اگر جواز تبدیل صورت احدے بدیگرے فرض کردہ شود پس ازین لازم سفسطہ مے آید مثلاً اگر من بارے پسر خود را ببینم و باز بار دیگر او را ببینم دو بار من این یقین کنم کہ پسر را کہ بار دیگر دیدہ ام آن پسر من نیست بلکہ کدام دیگر انسان است کہ ہمشکل پسر من شدہ است اگر من چنین کنم از عالم محسوسات امان رخت بر بندد و ہمچنان صحابہ کرام کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم را دیدند کہ آنحضرت صلعم ایشان را امر بالمعروف و نہی عن المنکر میکردند اگر ایشان این خیال مے ورزیدند کہ محمد نیست بلکہ احتمال است کہ شخصے دیگر ہمشکل آنحضرت شدہ باشد و این خیالات تمام شرایع مفقود و نابود میشوند ازین تحقیق بظہور پیوست کہ روایت مجولہ در باب القاء شبہ بشخصے است کہ مہر کتاب و سنت بر خود ندارد و از سفسطہ محض است
غایۃ المقصود جلد ۲ ص۱۲۶-۱۳ قولہ اشکال در فقرہ شبہ اسناد و بطرف کیست اگر اسناد آن بطرف مسیح باشد درست نمیشود زیراکہ وے مشبہ بہ است و اگر اسناد آن بطرف مقتول باشد ہم درست نمیشود زیراکہ ذکر مقتول در ما قبل نیست کہ ضمیر عاید بطرف آن باشد جواب این سند بگو مجاز و مجرور لہم است پس اطلاق چون فعل حیل الیہ باشد پس معنی فقرہ مذکور چنان میشود و لکن شبہ لہم یعنی وقع لہم الشبہ انتہا میتوانند کہ ضمیر آن راجع بطرف مقتول باشد زیراکہ فقرہ وما قتلوہ دلالت دارد کہ قتل ضرور بر غیرے بوقوع رسید و ذکر آن غیر باین قسم کردہ شد عیبے ندارد۔ **اقول** این تحریر سزاوار تحسین کہ نتیجہ تحقیق مجتہد عدیم النظیر است ماشاء اللہ بر فضایل علمیہ و کمالات عقلیہ او خصوصاً در نحو دانی مجتہد بالخصوص حجتہاست روشن و دلیلے ست برین کہ مجتہد شیعیان در علم و حکمت و فہم و فراست چنین پایگاہ رفیع دارد ازین سخندانی و سخن فہمی شعلہ دانش چہ گفتہ آید۔
ایہا الناظرون! اعانی ہم مجتہد در تفسیر القرآن ہم ید طولی دارد چنانچہ آیہ کریمہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم را برعایت مسیح موعود مجتہد العصری والقاء شبہ بر دیگرے نص قطعی مے پندارد معاذ اللہ و آیہ کریمہ موصوفہ را ازچنین مزخرفات مدخلے نیست۔
بالغرض توضیح بیان اول آیہ کریمہ موصوفہ را مع سباق عبارت نقل میکنیم وہی ہذا۔
وقولہم انا قتلنا المسیح عیسی ابن مریم رسول اللہ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم
باز میگویم کہ آنچہ مجتہد علیہ ما علیہ بطریق اشکال نوشتہ کہ اگر اسناد آن یعنی شبہ بطرف مسیح باشد درست نمیشود زیراکہ وے مشبہ بہ است پس اگر [...] غنیمت

ناظرین باید بنظر آرند کہ ضمیر احد غائب کہ در ما نحن است مرجعش ہمان اسم مسیح بن مریم است کہ در سیاق آیہ موجود چنانچہ مرجع ضمیر احد غائب وما صلبوہ نیز ہمان اسم مسیح بن مریم است پس بعد از بزرگ رجال از مجتہد لاہوری ترسید شاید و چشمانش کشاید کہ بچارہ از غلط تدبر و قصور فہم اسم مسیح بن مریم را مرجع ضمیر شبہ قرار ندادہ ناچار بعد علم در راہ تحریف قرآن نہاد۔
بوجوہ مذکورہ بالا فہم و علم کہ اسناد شبہ بطرف مسیح و صرف بطرف مسیح درست میشود زیرا کہ وے مشبہ بہ نیست چنانچہ مجتہد پنداشتہ بلکہ مشبہ است و مشبہ بہ ازین استعارہ مراد رفتہ پس معنی آیہ زیر بحث این است کہ مشبہ بالمقتول والمصلوب شد آن مسیح برائے اہل کتاب چنانچہ ایشان گمان بردند کہ مسیح مرد۔
الحاصل اسناد شبہ بطرف غیر مسیح ہرگز درست نمیشود زیراکہ ذکر شخصے دیگر در ما قبل نیست کہ ضمیر عاید بطرف آن باشد و نہ از آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ نشان توان داد و معہذا آنچہ مجتہد زادہ تقریر نمودہ کہ شبہ مسند بگو جار و مجرور لہم است پس اطلاق چون فعل حیل الیہ باشد پس معنی فقرہ مذکورہ چنان میشود و لکن شبہ لہم یعنی وقع لہم الشبہ" مدعائے ما را [...] نہ کہ مجتہد علیہ ما علیہ در روز [...] وقع لہم الشبہ باشد پس شیرازہ جمعیت روایات منقولہ مجتہد در بارہ القاء شبہ ازہم پاشیدہ بنائے فاسد علی الفاسد با خاک برابر باشد و آنچہ سید الطائفہ اثنا عشریہ در تفسیر تحریر آوردہ کہ "میتوانند کہ ضمیر آن (یعنی شبہ) راجع بطرف مقتول باشد زیراکہ فقرہ وما قتلوہ دلالت دارد کہ قتل ضرور بر غیرے بوقوع رسید و ذکر آن غیر باین قسم کردہ شد عیبے ندارد" از عجائب اکاذیب و غرائب افادات است۔
اخوانی فی الدین! ایہا المجتہد شیعیان با ہمہ جلیل علم و ماثرہ دانش اگر [...] بر مخالفت جماعت احمدیہ بستہ است و نامہ اعمال خود سیاہ کردہ [...] از خوش فہمی مجتہد زمان و علامہ دوران تعجب است کہ داد میفرماید کہ فقرہ وما قتلوہ دلالت دارد کہ قتل ضرور بر غیرے بوقوع رسید" خدا کسے را ازین گرفتار اوہام و سزاوار ملام [...] رسد کہ فقرہ ما قتلوہ کہ برنفی قتل مسیح دلالت دارد دیگر چہ طور رو بہ قسم دلالت دارد بر اینکہ قتل شخصے دیگر ضرور بوقوع رسید آیا اگر گوئیم کہ زید کشتہ نشد پس این فقرہ ضرور دلالت دارد بر اینکہ خالد کشتہ شد حاشا وکلا پس ضرور کہ مجتہد لاہوری باین قسم کردہ شد عیبے ندارد۔
راقم سید صادق حسین صادق مختار عدالت سکرٹری انجمن احمدیہ سابق ایڈیٹر و حال پروپرائٹر رسالہ صبح صادق و اخبار ظہار الحق اٹاوہ۔

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان علیہ السلام

بوجہ شدت سردی کے صرف ظہر اور عصر کی نمازون مین حضور شامل ہوتے رہے۔

۸ رفروری ۱۹۰۵ء

ظہر کے وقت حضور علیہ السلام تشریف لائے تو ایک خادم احمد نور کشمیری نے سربسجود ہو کر خدا تعالیٰ کے کلام اسجدوا لآدم کو اس کے ظاہری الفاظ پر پورا کرنا چاہا۔ اور نہایت گریہ وزاری سے اظہار محبت کیا مگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے اس حرکت سے منع فرمایا اور کہا کہ یہ مشرکانہ باتین ہین ان سے پرہیز چاہیئے

ایک شخص کی درخواست مباحثہ پر فرمایا کہ جب اعلام الہی ہمنے مباحثہ کا دروازہ بند کر دیا ہوا ہے۔ لیکن ہان جسکا جی چاہے ازالہ شبہات کیلئے ہم سے کلام یا تحریر کر سکتا ہے بحث مین تو فریقین کو ہار جیت کا خیال ہوتا ہے مگر ہمین یہ خیال نہین ہوتا بحث کے بند کرنیسے ہماری یہ غرض نہین ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی اعتراض کرے یا سوال کرے یا اسے کچھ وساوس ہون تو اسکی طرف توجہ ہی نہ کیجاوے بلکہ اس سے مراد یہی کہ جواب اور جواب الجواب در پردہ جیت کا جو خیال لوگون کو ہوتا ہے اس سے وہ احقاق حق سے دور جا پڑتے ہین۔ ورنہ سوالات اور ازالہ وساوس کیلئے دروازہ کہلا ہے جسکا جی چاہے ہم سے پوچھ سکتا ہے۔

۹ رفروری ۱۹۰۵ء

کو ظہر کیوقت تشریف لا کر طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ سردی کی شدت مین یہ کم ہو جایا کرتی تھی مگر اب سردی کی شدت کے ساتھ اسکی بھی شدت ترقی کر رہی ہے۔ حالانکہ ابھی اسکی مزید ترقی کے ایام آنے والے ہین۔

۱۰ فروری ۱۹۰۵ء

جمعہ حضور علیہ السلام نے مسجد اقصےٰ مین ادا فرمایا

۱۱ رفروری ۱۹۰۵ء

ظہر کی نماز ادا فرما کر حضرت اقدس تشریف لیگئے لیکن جناب صاحبزادہ سراج الحق صاحب نعمانی کے اقارب مین سے ایک صاحب مولوی احمد سعید صاحب انصاری سہارنپوری برادرزادہ و شاگرد و خلیفہ محی السنۃ قامع البدعۃ حافظ حدیث جناب مولانا شیخ محمد انصاری سہارنپوری مولداً مکی مہاجراً مرحوم احقاق حق کے خیال سے تشریف لائے ہوئے تھے اس لئے صاحبزادہ صاحب نے حضور اقدس سے انکی ملاقات کی درخواست کی جس پر حضور علیہ السلام اسیوقت تشریف لے آئے اور تہوڑی دیر مجلس فرمائی بعد استفسار اسم و سکونت و مختلف اذکار کے مسئلہ جہاد کا تذکرہ ہوا جسمین ضمناً بعض ان گروہون کا ذکر بھی آگیا جو کہ ہر ایک کافر کو بذریعہ تلوار قتل کر دینے کو غزا قرار دیتے ہین اور انگریزون کے ملک کو بھی رہا بدعت اور کفر خیال کرتے ہین۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کا یہ خیال کہ ہم کو ان سے بچکے الگ رہنے ہین اور اگر انگریزون کی رعیت ہو کر رہین تو انکھون سے کفر اور شرک کے کام دیکھنے پڑین میرے نزدیک درست نہین ہین۔ کیونکہ اس گورنمنٹ نے مذہب کے بارے مین ہر ایک کو بیباک آزادی دے رکھی ہے اور ہر ایک کو اختیار ہے کہ وہ امن اور سلامت روی سے اپنے اپنے مذہب کی اشاعت کرے۔ مذہبی تعصب کو گورنمنٹ ہرگز دخل نہین دیتی اسکی بہت سی زندہ نظیرین موجود ہین۔ ایکدفعہ خود عیسائی پادریون نے ایک جھوٹا مقدمہ خون کا مجھپر بنایا ایک انگریز اور عیسائی حاکم کے پاس ہی وہ مقدمہ تہا اور اسوقت کا ایک لفٹنٹ گورنر بھی ایک پادری مزاج آدمی تہا مگر آخر اس نے فیصلہ میرے حقمین دیا اور بالکل بری کر دیا بلکہ یہانتک کہا کہ مین پادریونکی خاطر انصاف کو ترک نہین کر سکتا۔ اس کے بعد ابھی ایک مقدمہ فیصلہ ہوا ہے پہلے تو وہ ہندو مجسٹریٹون کے پاس تہا۔ نہین معلوم کہ انہون نے کس غضب مین آکر بیّن ہی واضح اور بیّن وجوہات کو نظر انداز کر دیا اور مجھپر جرمانہ کیا۔ بلکہ عجیب اسکی اپیل ایک انگریز حاکم کے پاس ہوئی تو اس نے بری کر دیا اور مجسٹریٹ کی کارروائی پر افسوس کیا اور کہا۔ کہ جو مقدمہ اپنے ابتدائی مرحلہ پر خارج کے قابل تہا اسپر اسقدر وقت ضائع کیا گیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگون مین ابھی تک عدل اور انصاف کا مادہ موجود ہے اگر کسی قسم کا مذہبی تعصب بالغیض ہوتا تو کم از کم میرے ساتھ تو ضرور برتا جاتا ۲۰ لاکھ کے قریب جماعت ہے پھر افغانستان کے لوگ بھی آکر بیعت کرتے رہتے ہین اور ایک نیا فرقہ ہونیکی وجہ سے بھی گورنمنٹ کی نظر اور توجہ اسطرف ہونی چاہیئے تھی مگر دیکھلو کہ قریب ۸ کے ہمارے مقدمات ہوئے ہین جنمین سے سوائے ایک دو کے باقی کل مخالفین کیطرف سے ہیں تیرے مگر سب مین کامیابی ہمکو ہی حاصل ہوئی ہے اور انگریزون نے ہی ہمارے حق مین فیصلے دیئے ہین اگرچہ ہم ان سب کامیابیون کو خدا کی طرف سے ہی سمجھتے ہین کیونکہ اگر وہ نہ چاہتا۔ تو یہ لوگ کیا کر سکتے مگر جن لوگون کے ذریعہ اور ہاتہون سے اسکی نصرت ہمارے شامل حال ہوئی وہ بھی قابل شکر ہے مین جہانتک میرا خیال بلکہ یقین ہے وہ یہ ہے کہ ابھی تک ان لوگون مین تعصب نہین ہے اور آئندہ کا حال خدا کو معلوم ہے اور اسی لئے مین کہتا ہون کہ اگر ان لوگون کو خدمت دین ہی مطلوب ہے اور انکی غرض خدا کو راضی کرنا ہے تو چپ کر بیٹھ رہنے سے کیا فائدہ۔ انکو چاہیئے کہ خدمت دین کا سلسلہ ہاتہ مین لین۔

گورنمنٹ کیطرف سے کسی قسم کی سختی ہرگز نہین ہے لوگون کو تبلیغ اور اتمام حجت کرین یہ خیال بالکل غلط ہے۔ کہ واعظ لوگون کو گورنمنٹ گرفت کرتی ہے ہرگز نہین ہان جو لوگ مفسد ہوتے ہین وہ ضرور خود ہی گرفت کے قابل ہوتے ہین گورنمنٹ کا اسمین کیا قصور۔ اب تو عیسویت کا یہ حال ہے کہ اسپر خود بخود موت آ رہی ہے خود ان کے بڑے بڑے عالم اور فاضل تثلیث کے پکے دشمن ہو گئے ہین اور نئی تعلیم نے ان کے دلوں مین یہ بات کوٹ کوٹ کر بہر دی ہے کہ بناوٹی خدا اب کام نہین آ سکتا۔ پادریونکی یہ حالت ہے کہ صرف تنخواہ کی خاطر کام کر رہے ہین اگر ایکدن تنخواہ کو دیر ہو جاوے تو کام چہوڑ دیتے ہین اور خود عیسائی مذہب کی رد مین کتابین لکھتے ہین اب یہ زمانہ کسر صلیب کا ہے تقریر کے مقابلہ پر تلوار کا مارنا بالکل نادانی ہے خدا تعالےٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے

کہ جسطرح اور جن آلات سے کفار لوگ تمپر حملہ کرتے ہین اونہی طریقون اور آلات سے تم ان لوگون کا مقابلہ کرو۔ اب ظاہر ہے کہ ان لوگون کے حملے اسلام پر تلوار سے نہین ہین بلکہ قلم سے ہین لہذا ضرور ہے کہ ان کا جواب قلم سے دیا جاوے اگر تلوار سے دیا جاویگا تو یہ اعتدا ہو گا جس کی خدا تعالےٰ نے صریح ممانعت قرآن شریف مین موجود ہے۔ ان اللہ لا یحب المعتدین پھر اگر عیسائیون کو قتل بھی کر دیا جاوے تو اس سے وہ وساوس دور نہون گے جو کہ دلون مین بیٹھے ہوئے ہین بلکہ وہ اور پختہ ہو جاوینگے اور لوگ کہینگے کہ واقعی اہل اسلام کے پاس اپنے مذہب کی حقانیت کی کوئی دلیل نہین ہے لیکن اگر شیرین کلامی اور نرمی سے ان کے وساوس کو دور کیا جاوے تو امید ہے کہ وہ سمجھ جاوینگے اور ہمنے دیکھا کہ بعض عیسائی لوگ ہمارے پاس آتے ہین انکو جب نرمی سے سمجھایا جاتا ہے تو اکثر سمجھ جاتے ہین۔ اور تبدیل مذہب کر لیتے ہین جیسے کہ ماسٹر عبد الحق صاحب نو مسلم (جو پہلے عیسائی تھے) یہاں ہماری تو یہ ہے کہ جہانتک ہو سکے کمربستہ ہو کر دین کی خدمت مین مصروف ہون کیونکہ یہ وقت اسی کام کیلئے ہے اگر اب کوئی نہین کرتا تو اور کب کریگا۔

بعض ایسے لوگ جن تک حضور علیہ السلام کی بعثت اور دعاوی کی مفصل کیفیت نہین پہنچی تاہم وہ حسن ظن رکھتے ہین اور بسبب دوری کے یقینی فیصلہ نہین کر سکتے ان کے ذکر پر آپنے فرمایا کہ نیک لوگون کا یہی شیوہ ہوتا ہے کیونکہ انکو کامل علم نہین ہے اور علم اصل مین اسی کو کہتے ہین جسکا انسان کی واقفیت رد و قبول کو قائم ہو۔

الہامات کے ذکر پر فرمایا کہ قضا و قدر کے اسرار چونکہ عمیق در عمیق ہوتے ہین اسلئے بعض وقت الہامات اور رویا کی تفہیم مین انسان کو غلطی لگ جاتی ہے مذکورہ بالا تقریر فرما کر حضرت اقدس تشریف لیگئے مگر پہر بہت جلد تشریف لائے اور فرمایا کہ عصر کا وقت ہو گیا ہے۔ اذان دیجاوے خانصاحب دیجان اذان دینے گئے اور حضور علیہ السلام نے مجلس فرمائی۔ چونکہ اسوقت اہل اسلام مین سے بھی مخالف و منکر حضرت مسیح موعود الہام کے مدعی ہین اور وہ دعوےٰ کرتے ہین کہ ہمکو حضرت مرزا صاحب کا کذاب اور دجال ہونے کے بارہ مین خدا تعالےٰ نے وحی ہوئی ہے اور اسطرح بعض مذاہب غیر از اسلام مین بھی ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہین جو کہ اپنے مذہب کی تصدیق کے بذریعہ الہام مدعی ہین اسلئے اسکے جواب مین حضور علیہ السلام نے ایک لطیف تقریر فرمائی جو کہ بہت ہی غور اور توجہ کے قابل ہے۔

اقوال الٰہی مین اختلاف ہے تو افعال الٰہی سے نتیجہ نکالو!

ہرایک شخص اپنی حالت کی لحاظ سے معذور ہوتا ہے اس لئے ان مین فیصلہ کا ایک سہل طریق ہے جسے ہم پیش کرتے ہین۔ اسوقت مختلف اقوام جن کا اسلام سے بھی کوئی تعلق نہین ہے الہام کے مدعی ہین دس سال کا عرصہ گذرا کہ ایک فقرا فرقہ کے ایک سکھ کا خط آیا کہ مذہب سکھ کو سچا ہونے کی نسبت مجھے الہام ہوئے اور ایسے ہی ایک انگریز نے اطلاع دی کہ بار بار مجھے عیسویت کے سچا ہونے کی نسبت الہام کے ذریعہ سے اطلاع دیگئی ہے اور ایک مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی جنکو مین نیک جانتا ہون انکی اولاد مین سے مین ہے انکو بھی دعوی الہام کا ہے اور وہ

کہتے ہیں کہ ہمیں الہام ہوتا ہے کہ یہ سلسلہ جھوٹا ہے
اور مرزا صاحب کاذب اور دجال ہیں پھر ادھر
ہماری جماعت میں بھی ہزارہا ایسے آدمی ہیں
جنکو الہام اور رویا کے ذریعے یہ اطلاع
ملی ہے اور خود رسول اللہ صلعم نے زبان مبارک
سے تصدیق کی ہے کہ یہ سلسلہ منجانب اللہ ہے
اور یہی ذریعہ انکی بیعت کا ہوا ہے۔ تو اب ان
مختلف اقسام کے الہاموں میں جلدی سے
فیصلہ تجویز کرنا تکلف ہے بعجلت سلسلے میں
جلدی کو پسند نہیں کرتا انسان کو چاہیئے کہ صبر اور
دعا سے کام لے اور تقویٰ کے پہلو کو ہاتھ
سے نہ چھوڑے ان اللّٰہ مع الذین اتقوا
اسوقت خود اسلام میں کئی فرقہ موجود ہیں جو کہ
ایکدوسرے کی تردید کر رہے ہیں پھر دوسرے
مذاہب کے حملے الگ ہیں ایک کتاب ترک اسلام
لکھی گئی تھی اور اب ایک تہذیب الاسلام
لکھی گئی ہے جسمیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
پر سخت فحش اور شرمناک حملے کئے گئے ہیں
جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کل مذاہب اور فرقوں
میں ایک جنگ چل رہی ہے اور ہر ایک کا دعویٰ
یہی ہے کہ ہم حق پر ہیں پس ایسی حالت میں فیصلہ
کرنا ایک آسان امر نہیں ہے الا اللہ تعالیٰ
اپنے فضل سے کسیکو فہم دے اور رشد عطا
کرے۔ اور یا خود انسان جلدی نہ کرے اور
صبر اور دعا سے کام لے تاکہ وقت پر حقیقت کھلجاوے
کہ خدا کی تائید اور نصرت کسکے شامل حال ہے
کیونکہ جھوٹے مذہب کیساتھ اسکی نصرت اور
تائید کبھی شامل نہیں ہو سکتی اگر جھوٹے مذہب
کی بھی وہی خاطر خواہ ہو۔ جو کہ سچے مذہب کی ہوتی
ہے تو پھر سچ اور جھوٹ کا امتیاز کرنا محال ہو جاتا
اسلئے آنحضرت صلعم نے جیسے کہ قرآن شریف
میں درج ہے یہ جواب دیا کہ اعملوا علی
مکانتکم انی عامل کہ اگر تم لوگو پر میرا سچا
ہونا ثابت نہ ہو تو تم بھی اپنی جگہ عمل کرو۔ میں بھی
کرتا ہوں انجام پر دیکھ لینا کہ خدا کی تائید اور
نصرت کس کے شامل حال ہے جو امر خدا کیطرف
سے ہوگا وہ بہرحال غالب ہو کر رہیگا۔

واللّٰہ غالبٌ علیٰ امرہ۔

ان مختلف الہامات کے فیصلہ کیلئے یہی
دراصل یہی معیار ہے کیونکہ ایک طرف تو
اہل اسلام الہام کے مدعی ہیں دوسری طرف
سکھ وغیرہ بھی۔ پس اگر یہ سب الہامات خدا
کیطرف سے سمجھے جاویں تو پھر یہی ماننا پڑیگا
کہ خدا بھی بہت سے ہیں کیونکہ اگر وہ سب ایک
ہی کا کلام ہے تو آپس میں ایکدوسرے کی
فیصلہ کیونکر ہو کہ وہی خدا ایک کو کہتا ہے کہ فلاں
شخص سچا ہے اور دوسرے کو کہتا ہے کہ جھوٹا ہے
پس اسمیں فیصلہ کی جو آسان ترین راہ ہے وہ
یہ ہے کہ ایک قول ہوتا ہے اور ایک فعل اگر
قول میں اختلاف ہو تو اب فعل کی انتظار چاہیئے
قول پر اگر فیصلہ کا مدار رکھا جاوے تو اسکی نظیر دو ہوگی
بگنہ نکل آتی ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ مجھے یہ
الہام ہوا ہے کہ تم کذاب ہو۔ لیکن فعل کو کہاں
چھپائینگے اسکی مثال تو ایک سورج کی ہے
جسکی رویت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا ہے
قول سے مراد ہماری وحی الٰہی ہے اور فعل سے
نصرت اور تائیدات الٰہیہ لیکن اگر کوئی یہ کہے
کہ فعل کو دکھلاؤ تو یاد رہے کہ اس کا جلدی ظاہر
کرنا ہمارا اپنا اختیار نہیں ہے اور کسی نبی کے
اختیار میں بھی یہ بات نہیں ہوئی کہ وہ آیات اللہ
کو جب چاہے دکھلا دیوے ان خلق اللہ کیخاطر
انکو اس قسم کے اضطراب ضرور ہوتے ہیں اور
وہ خواہاں ہوتے ہیں مگر آخر آیات خدا کے ہاتھ میں
ہیں اور وہ اپنے مصالح سے انکو ظاہر کرتا ہے
آنحضرت صلعم کو بھی بڑا اضطراب تھا تو خدا تعالیٰ
نے وحی کی کہ تو آسمان پر زینہ لگا کر جا اور انکو
نشان لا دے۔ اگر ہم کاذب اور دجال ہیں تو
صبر کرو۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

ان یک کاذبًا فعلیہ کذبہ وان یک
صادقًا یصبکم بعض الذی یعدکم

جب سے دنیا قایم ہوئی ہے یہ کبھی اتفاق نہیں
ہوا کہ خدا تعالیٰ نے کاذب کی تائید کر کے سچوں
کو شکست دی ہو آنحضرت صلعم کے زمانہ میں
آپکے مقابلہ پر الہام کے مدعی موجود تھے
اور وہ آپ کو جھوٹا خیال کرتے تھے مسیلمہ کذاب
بھی انہیں میں تھا اگر قول پر مدار ہوتا تو اشتباہ
رہتا۔ مگر آخر فعل الٰہی نے فیصلہ کر دیا دیکھ لو کہ
اب کس کے دین کا نقارہ بج رہا ہے کس کا نام
روشن ہے جو خدا کی طرف سے ہوتا ہے اس کو برکت
دیجاتی ہے وہ بڑھتا ہے وہ پھیلتا اور پھولتا ہے
اور اس کے دشمنوں پر اسے فتح پر فتح ملتی ہے۔
لیکن جو خدا کی طرف سے نہیں ہوتا وہ مثل جھاگ
کی ہوتا ہے جو کہ بہت جلد نابود ہو جاتا ہے خدا کو
کوئی دھوکا نہیں دے سکتا جسکا مدار تقوے پر
ہوگا اور جس کے خدا کے ساتھ پاک تعلقات
ہوں گے اسکی نصرت ہوگی یہ صرف ہمارے ساتھ ہی
نہیں ہے کہ اسوقت اور ملہم ہمیں جھوٹا قرار دیتے
ہیں۔ بلکہ عیسےٰ علیہ السلام اور موسےٰ علیہ السلام
کے زمانہ میں بھی ایسے لوگ موجود تھے جو کہ ملہم
تھے اور وہ ان نبیوں کی تکذیب کرتے تھے تو آخر وقت
کے داناوں نے یہی فیصلہ دیا تھا کہ جو سچا ہوگا
اسکا کاروبار با برکت ہوگا۔ پس اب بجز اس
بات کے اور فیصلہ نہیں نظر آتا کہ اگر قول میں
پیچیدگی ہے تو فعل کو دیکھو۔ لیکن میں پھر کہتا ہوں
کہ مجھ سے یہ درخواست کہ فعل ظاہر ہو عبث ہے
میں تو ایک عاجز بندہ ہوں یہ خدا کا کام ہے
کہ جو فعل وہ چاہے ظاہر کرے میں کیا ہوں خود
رسول اللہ صلعم نے یہی جواب دیا کہ انما الآیات
عند اللّٰہ انما انا بشیر و نذیر۔ انبیاء کا
کام بازیگروں کیطرح بچے بٹے دکھانا نہیں
ہے تا وہ تو خدا کے پیغام رسان ہوتے ہیں علمی
بحث الگ ہے اور الہامی بحث الگ ہے مختصر فیصلہ
یہی ہے کہ اگر قول میں تعارض ہو تو فعل خود فیصلہ
کر دیگا۔ ایک مفتری تحصیلدار گورنمنٹ کی عزت
نہیں پا سکتا اور گرفتار کیا جاتا ہے۔ تو مفتری
علی اللہ کیسے اسکا محبوب ہو سکتا ہے اور وہ
کب اسکی تائید کر سکتا ہے اگر سچے کی عزت بھی
ویسی ہو جیسی کہ جھوٹے کی۔ تو پھر دنیا سے امان
اٹھ جاویگا۔ پس یاد رکھو کہ قول کے اشتباہ فعل
سے ہی دور ہو سکتے ہیں ہمارے ساتھ جو وعدے خدا کے
ہیں وہ ۲۵۔۳۰ سال پیشتر براہین میں درج
ہو چکے ہیں اور بہت سے پورے ہو گئے ہیں جو باقی
ہیں چاہیے تو ان کا انتظار کرو۔ الہام میں دخل
شیطانی بھی ہوتا ہے جیسے کہ قرآن شریف سے بھی
ظاہر ہے مگر جو شخص شیطان کے اثر کے نیچے ہوتا ہے
نصرت نہیں ملا کرتی۔ نصرت اسے ہی ملا کرتی ہے
جو رحمان کے زیر سایہ ہو۔ ہم اپنی زبان سے کسی کو
مفتری نہیں کہتے جبکہ وحی شیطانی بھی ہوتی ہے
تو ممکن ہے کہ کسی سادہ لوح کو دھوکا لگا ہو
اسلئے ہم فعل الٰہی کو سند پیش کرتے ہیں رسول اللہ
صلعم نے بھی یہ پیش کی تھی اور خدا تعالیٰ نے فعل پر
بہت مدار رکھا ہے ولو تقول علینا لا
خذنا منہ بالیمین۔ میں فعل ہی کا ذکر ہے
پس جبکہ یہ مسنون طریق ہے تو اس سے کیوں گریز
ہم لوگوں کے سامنے ہیں اور اگر فریب
سے کام کرتے ہیں تو خدا تعالےٰ
ایسے عذاب سے ہلاک کریگا کہ
لوگوں کو عبرت ہو جاویگی۔ اور اگر
یہ خدا کی طرف سے ہے اور ضرور خدا کی
طرف سے ہے تو پھر دوسرے لوگ
ہلاک ہو جاوینگے۔

الحکم بذریعہ مشین کیونکر چھپا جا سکتا ہے؟

دو تین ہفتوں سے الحکم کے ذریعہ بعض ناظرین
اور بہی خواہان الحکم کو معلوم ہوا ہے کہ چھپائی کی مشکلات
کو آسان کرنیکی خاطر یہ تجویز زیر نظر ہے کہ انوار احمدیہ
پریس میں سر دست کم از کم ایک مشین منگوائی
جاوے۔ تا وقتیکہ انجمن کے منگوانے کا انتظام
نہ ہو سکے دستی چلے۔

ناظرین! الحکم میری اس بلند پروازی یا شیخ چلی
کے خیالات کو حیرت اور تعجب کی نظر سے دیکھتے ہیں
کہ ایک طرف بقایا داروں کا شکوہ کیا جاتا ہے
دوسری طرف مشین منگوانے کی تیاریاں ہو رہی
ہیں تیسری طرف مالی مشکلات کا دفتر جدا کھلا ہوا
پڑا رہتا ہے؟ میں بجائے خود حیران ہوں کہ
فی الحقیقت اس قسم کی مشکلات در پیش ہیں لیکن
اس پر بھی مجھے کچھ ایسا یقین ہو رہا ہے کہ وہ وقت
خدا تعالیٰ نے چاہا تو دور نہیں کہ انوار احمدیہ پریس
میں ولایتی مشینیں چلینگی۔

کیونکہ خدا تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں کے جو کرشمے
اور کرشمے میں نے اپنی زندگی اور الحکم کے اجرا و اشاعت
میں دیکھے ہیں وہی کرشمے مجھے یقین دلا رہے ہیں
کہ خدا تعالیٰ ساری مشکلات کو آسان کر دے گا
کس کو یہ وہم و گمان ہو سکتا تھا کہ وہ اخبار جو آج
آٹھ سال پہلے محض بے سر و سامانی کی حالت
میں جاری کیا جاتا ہے بارور ہوگا اور قوم
سے محبوب بنائیگی اور اسے سلسلہ عالیہ احمدیہ
کا مسلم آرگن سمجھا جائیگا۔ پس جس رحیم و کریم
مولا نے اسطرح پہ دستگیری کی ہے اس سے
آئندہ کیا کیا میری امیدیں وابستہ نہیں ہیں
مجھے کامل یقین ہے اور اسی یقین کی بنا پر
میں نے الحکم کے سب سے پہلے پرچہ میں کہا تھا کہ اگر
الحکم ملکی خیر سگالی اور نوع انسان
کی بھلائی کیلئے شایع ہوتا ہو تو کامیاب
ہو جائیگا۔ اور اس یقین کی بنا پر میں اب بھی
کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ نافع
الناس وجود ہے تو انشاء اللہ العزیز یہ کسی
نہ کسی رنگ میں یہ ملک اور قوم کیلئے نفع رساں
ثابت ہوتا رہیگا اور بڑھے گا اور پھلے گا
اور پھولے گا۔

بعض لوگوں کو ایسی باتیں عجب اور خود ستائی کے
رنگ میں نظر آیا کرتی ہیں مگر میں انہیں معذور
سمجھتا ہوں اسلئے میں اپنا کام کئے جاتا ہوں

جہاں تک مجھ سے ہو سکتا ہے اور خدا کا فضل
جہاں تک میری دستگیری کرتا ہے۔ بہرحال بات
اصل مطلب سے نکل جاتی ہے۔ میرا مطلب اس
تحریر سے صرف یہ ہے کہ میں ظاہر کروں کہ الحکم
ستمبر سے ذریعہ کیونکر مہیا کیا جا سکتا ہے حالانکہ
اسکی مالی حالت اور ناکافی اشاعت ابھی اسکی
اجازت نہیں دیتی کہ اسقدر خرچ کثیر کا بوجھ
اسپر یا اپنے اصلی معنوں میں قوم پر ڈالا جاوے۔
یہ سچ ہے کہ گھنٹ کئی ہزار کا خرچ کرنا پڑیگا
لیکن قوم مطمئن رہے کہ میں اس کام کے
لئے کسی سے ایک پائی بھی چندہ
نہیں مانگتا۔ ہاں ایک امر ضرور پیش کرتا ہوں
جو اس سے بالکل الگ ہے اور جس کا اثر الحکم کی توسیع
اشاعت پر بھی پڑتا ہے اور ان مشکلات مالی میں
بھی کافی مدد مل جاتی ہے۔ اور وہ کچھ مشکل بھی
نہیں ہے۔ اگر الحکم کے کل خریدار اپنی جگہ یہ
عزم بالجزم اور عہد موثق کر لیں کہ وہ
آئندہ جولائی سنہ ۱۹۰۵ء تک پانچ پانچ
خریدار ہم پہنچا دیں گے تو ان کا
یہ قومی اخبار انشاء اللہ ہر پہلو کے
لحاظ سے مستقل اور مضبوط ہو جائیگا
اور کثرت اشاعت کے ساتھ
مشین کے منگوا لینے کے پورے سامان ہم
پہنچ جاویں گے۔

اس کے علاوہ ایک اور طریق بھی کارخانہ کو
اسبارہ میں سہولت پہنچانے کا ہے اور وہ یہ
کہ قریباً دو ہزار روپیہ مطبع کا خریداران الحکم کے
ذمہ بقایا ہے اگر اہل ثروت اور باسوخ مقامی
اصحاب اس کام میں مدد دینے کا وعدہ کریں تو یہی
ایک رقم معقول امداد ہے میں ایک جدا چٹھی الحکم
کے معزز اور باسوخ اصحاب کی خدمت میں اس
غرض سے بھیجوں گا کہ وہ توسیع اشاعت
کیلئے مدد دیں۔ اور بقایاداروں کی فہرست بھی
ان کے پاس بغرض وصولی بھیجدوں گا۔

الغرض یہ طریق ہے مجھے اس کام میں مدد دینے
کا۔ جو لوگ الحکم کے ساتھ خاص دلچسپی اور مذاق
رکھتے ہیں وہ اٹھیں اور قوم میں اس تحریک کو
عام کریں۔ آئندہ چھ مہینوں تک توسیع
اشاعت کا کالم بدستور کھلا رہیگا مجھے
کم از کم ۸۰۰ جدید خریداروں کی ضرورت سردست
ہے جو الحکم کے دو سو آدمی ہی پورا کر سکتے
ہیں۔ خدا تعالیٰ خود اس امر کو سرپرستان الحکم
کے دل میں القا کرے کہ وہ اسکی ضرورت اور
یکجائی کی طرف توجہ کر سکیں ساری توفیقیں اور
نصرتیں اسی سے آتی ہیں اور وہی بہترین کارساز

مذہبی دنیا پر سرسری نظر

ڈاکٹر ڈوئی کے حریف امریکہ کے مشہور
و معروف عیسائی پیغمبر ڈاکٹر ڈوئی کیطرح ولایت
میں بھی ایک فرقہ کرسچن سائنس نام سے پیدا ہوا
جس کا دعویٰ ہے کہ اس کے ممبر حرف و قانون
سے بیماروں کو اچھا کر دیتے ہیں۔ انہیں کا ایک
جوڑا مسٹر اور مسز کا مخبر میں جنہوں نے مشہور
کر دیا ہے کہ شاہنشاہ چین کی ماں کو انہوں نے
عیسائی کر دیا ہے۔

مجھے اس سے بحث نہیں کہ شاہنشاہ کی والدہ
عیسائی ہو گئی ہے یا نہیں بلکہ مجھے یہ کہنا ہے
کہ اس زمانہ میں مذہب کے نام سے جو کچھ بھی
ہے ضرور ہے کہ وہ ابھر آوے تاکہ مسیح موعود
کا دعویٰ **لیظہرہ علی الدین کلہ** پورا ہو
اور میرا ایمان ہے کہ جس رنگ میں کوئی مذہب
پیش ہو اس رنگ میں اس کے ابطال کا حربہ
مسیح موعود کو دیا گیا ہے۔

ہندوستان کا آئندہ مذہب اس سوال پر
عیسائی اخبارات نے بارہا طبع آزمائیاں کی ہیں
سنہ ۹۶ء میں لندن کے مشہور اخبار سپکٹیٹر نے
بعنوان **مسلمانوں کے دنیا میں حشر**
ایک مبسوط آرٹیکل لکھا تھا اسوقت میں نے ارادہ
کیا تھا کہ اپنی سمجھ اور فہم کے موافق اسپر ایک آرٹیکل
لکھوں اتفاق سے وہ نوٹ مجھے مل گئے ہیں اور
میں سمجھتا ہوں کہ اس آرٹیکل کیلئے یہی ایام خدا تعالیٰ
نے مقدر کر رکھے تھے پس اگر خدا تعالیٰ نے توفیق دی
تو وہ الحکم کی کسی اگلی اشاعت میں انشاء اللہ ایک
لطیف مضمون پڑھیں گے۔ یہ تو جملہ معترضہ تھا اب
میں یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ مدراس کے لارڈ بشپ
نے حال ہی میں رسالہ **ایسٹ اینڈ ویسٹ**
میں ایک آرٹیکل لکھا ہے جسمیں یہ ثابت کرنیکی کوشش
کی ہے کہ ہندوستان کا آئندہ مذہب عیسائی ہوگا
میں اس مضمون پر اپنے موعودہ مضمون میں نظر
کرونگا مگر سردست یہ ظاہر کر دینا کسی صورت میں
نامناسب نہیں کہ کم از کم عیسائی مذہب کے حامیوں
کو اہل ہند کی حالت میں وہ آثار اور علامات ضرور
ملتے ہیں جو عیسائیت کے قریب انہیں لا رہے
ہونگی جنکو دیکھکر وہ اس قسم کی پیشگوئیاں کرنے
کے عادی ہو رہے ہیں۔ میں اس سے یہ نتیجہ نکالنے
کا حق دار ہوں کہ لاریب یہی حالت مسیح
موعود کی بعثت کی زبردست دلیل ہے۔
طبائع میں نصرانیت کی طرف رجحان خواہ کسی رنگ
میں ہو اس امر کو داعی ہے کہ مسیح موعود
آئے چنانچہ آنے والا آ گیا اب اس کے آنے
کے بعد کسی مذہب کی کامیابی اور اس کا عالمگیر
مذہب ہو جانا۔

این خیال است و محال است و جنون

سید جماعت علی شاہ کے نام خط

سیالکوٹ میں جب اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود
علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لے گئے ہیں تو
سید جماعت علیشاہ نے جسقدر مخالفت
میں شور و شر اٹھایا وہ ناظرین الحکم معلوم کر چکے
ہیں حضرت **حکیم الامۃ** جو ہمیشہ واقعات کو غائر
نظر سے دیکھا کرتے ہیں سید جماعت علی شاہ کی
کارروائی کو تعجب سے دیکھتے تھے چنانچہ آپ نے
دارالامان سے سید صاحب کو یکم جنوری ۱۹۰۵ء کو
مندرجہ ذیل خط لکھا جسکی ایک نقل حسن اتفاق سے
مجھے بھی ملگئی ہے میں اسے فائدہ عام کیلئے شائع
کرتا ہوں۔ یاد رہے یہ خط سید جماعت علیشاہ
صاحب کو ان کے مرید منشی احمد دین کی معرفت
بذریعہ ڈاک بھیجا گیا ہے۔ ایڈیٹر

از قادیان یکم جنوری ۱۹۰۵ء

مکرم معظم سید صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

میرے مشائخ میں حضرت شاہ عبد الغنی مجددی
نقشبندی مہاجر مدینہ علیہ الرحمۃ تھے۔ میں ان کے
اخلاق، عادات اور اطوار کو بڑی عظمت اور وقعت
سے اب تک دیکھتا ہوں۔ اور میں اس کو جب
معیار بناتا ہوں تو بہت سے کاملین کو کامل یقین
کرنے کا مجھے موقعہ مل جاتا ہے۔ جناب
نقشبندی سلسلہ کے ایک بزرگ ہیں اور چونکہ میں
بھی اس سلسلہ کا مستفیض الشان ہوں اسلئے
مجھے حق ہوتا ہے کہ میں اپنے سلسلہ کے لوگوں
کی نسبت کوئی عیب دیکھوں تو ظاہر کر دوں میں نے
سیالکوٹ میں دیکھا ہے کہ وہ لوگ جو عورتوں کے سامنے
بڑے فخر کا اظہار کر رہے ہیں اور پیر زنل جیسے جو
اپنے آپ کو خود رمل کہتے ہیں آپکے مقرب بنے ہوئے
تھے۔ اور مرزا کا مقابلہ ایسی طرح سے کیا جاتا تھا
کہ جو آپکے قومی فضل اور آپکے شیخ نقشبندیہ اور
روحانی تربیت کی طرف متوجہ ہونیوالے کو بالکل
خلاف نظر آتے تھے۔ میں مانتا ہوں کہ مرزا کا
کوئی دعویٰ اگر ناگوار ہو یا ناگوار ہوا ہے مگر اہل اللہ کا
مقابلہ اس طرح نہیں ہوا کرتا جسطرح آپنے کیا ہے۔
سب دل اللہ تعالیٰ کے قبضہ کے نیچے ہیں

والسلام۔ نور الدین۔

ناظرین سے پانچ منٹ

مبارکباد کے خطوط۔ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بریت اور مقدمہ کے پورا ہونے
کے متعلق مبارکباد کے خطوط اور اشعار بدستور
آ رہے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ قلوب مومنین کو
اللہ تعالیٰ نے بہت بڑی سکینت و اطمینان عطا فرمایا ہے
الحمد للہ علیٰ ذالک۔ افسوس ہے میں ان سب خطوط
اور اشعار کو الحکم میں درج کرنے کیلئے جگہ نہیں پاتا
جن احباب کے خطوط درج نہ ہوں وہ امید ہے مجھے معذور
سمجھیں گے۔

درخواست دعا۔ بابو نور الدین صاحب کلرک
ڈاکخانہ گوجرانوالہ اپنے عزیز بھائی کیلئے جنکا نام
محمد بخش ہے اور جو لاہور میں بیمار ہے دعا کی درخواست
کرتے ہیں۔

نماز جنازہ۔ مولوی جمال الدین صاحب
سید والہ کے رہنے والے حضرت اقدس کے
ایک پرانے اور مخلص مرید تھے ان کے انتقال
کی خبر مولوی عبد الحق صاحب کے ذریعہ ملی ہے
احمدی جماعتیں اپنے مخلص بھائی کا جنازہ
غائب پڑھیں ایسا ہی پنڈی چیری سے میاں محمد دین
زرگر اپنی اہلیہ کے فوت ہو جانے پر نماز جنازہ
کی درخواست کرتے ہیں۔

توسیع اشاعت۔ ہفتہ زیر اشاعت میں ریاست
لسبیلہ سے منشی رحیم بخش صاحب شیدائے الحکم کیطرف سے
ایک جدید خریدار روانہ کیا ہے۔
اور منشی غلام نبی صاحب [illegible] نوشہرہ نے دو خریدار الحکم
کیلئے بھیجے ہیں۔ ایسا ہی ابو عبد الحق صاحب ہیڈ ماسٹر
سنگتپرہ جو الحکم کے خاص معاونین اور سرپرستوں میں ہیں
میں الحکم کیلئے ایک خریدار بھیجتے ہیں اور ابھی دو کی خریدار
بھیجنے کا وعدہ فرماتے ہیں۔
جناب شیخ عبد الرشید صاحب زمیندار میرٹھ نے الحکم کے
دو خریدار اپنی جیب خاص سے بھیجے ہیں علاوہ بریں
۸ جدید خریداروں کی درخواست پر الحکم کی برادری میں
شامل ہوئے جزاہم اللہ احسن الجزاء

امداد مدرسہ۔ تعلیم الاسلام سکول کی امداد کیلئے حضرت
مخدوم الملۃ مولوی عبد الکریم صاحب کی دو ہزار
روپیہ کی اپیل پر جسے ناظرین الحکم سے چاہا تھا کہ اگر
وہ دو دو روپیہ بھیجدیں تو یہ رقم بہت جلد جمع ہو جاتی
ہے۔ ڈاکٹر ممتاز علی خان صاحب میانیر سے اس
تحریک کے موافق دو روپیہ بھیجنے کا ارادہ ہیں۔ سید ممتاز علیشاہ
صاحب [illegible] نے سبقت کر کے دو روپیہ بھیجدیئے ہیں

ایک خطرناک پولیٹیکل غلطی

مجھے دہلی سے میرے معزز بھائی منشی عبدالعزیز صاحب نے آگاہ کیا ہے کہ ایڈیٹر کرزن گزٹ کی منشیانہ چالاکیوں کی بدولت ایک اخبار نویس کو سخت مغالطہ ہوا ہے اور اسکی وجہ سے وہ ایک **خطرناک پولیٹیکل غلطی** کا ارتکاب کر بیٹھا ہے۔ جس سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف کم از کم گورنمنٹ آف پنجاب کو گمراہی ہو سکتی ہے اگرچہ ہز آنر **سر چارلس** ریواز کی دانشمند اور بیدار مغز گورنمنٹ سے ہم احمدی ہر طرح مطمئن ہیں لیکن تحریری طور پر ایک غلط واقعہ جبکہ ہز آنر کی سرنگ تک بصورت میموریل پہنچا گیا ہو اسلئے یہ ضروری ہے کہ اسکی فوری تردید کیجاوے۔ پس میں نہایت ادب کے ساتھ ہز آنر لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب کی خدمت عالیہ میں عرض کرنی ضرورت چاہتا ہوں کہ آپ ہمارے **نازک پوزیشن** پر انصاف کے ساتھ نظر کریں ایک ایسی تحریر جو لاریب ایڈیٹر شیعہ کے بیان کے موافق رنجیدہ اور دل آزار ہے ہرچند وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پیشوا اور امام حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس اعظم قادیان (جن کے خاندان نے ۱۸۵۷ء کے طوفان بے تمیزی میں سرکار دولتمدار کی دوستانہ اور وفادارانہ مدد کی تھی) کی تحریر نہیں ہے بلکہ **مرزا حیرت ایڈیٹر کرزن گزٹ دہلی** اس کا مصنف اور مولف ہے اور اس نے اپنے اخبار میں کچھ ایسے انداز اور طرز سے اسے کوٹ کیا ہے جس سے ایک پڑھنے والے کو مغالطہ پیدا ہو اور وہ اسے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف منسوب کرے چنانچہ اس کا زندہ اور تازہ ثبوت یہ ہے کہ سید حیدر حسین صاحب ایڈیٹر شیعہ نے اپنے رسالہ کے ذریعہ ایک میموریل بہ تکرار و الحاح اور انصاف چاہا ہے اگرچہ سید حیدر حسین صاحب نے جلدی کی اور پوری تحقیق اور تفتیش سے کام نہیں لیا تاہم اس میں شک نہیں کہ وہ ان الفاظ سے متاثر ضرور ہوا ہے۔ اسلئے میرا بحیثیت ایڈیٹر الحکم یہ فرض ہے کہ میں اس غلط فہمی کو دور کرنے کی کوشش کروں۔

اصل بات یہ ہے کہ کچھ عرصہ سے مرزا حیرت ایڈیٹر کرزن گزٹ دہلی نے اپنے اخبار میں "مولوی مرزا غلام احمد قادیانی" کے عنوان کئی ماہ سے ایک مسلسل مضمون شروع کر رکھا ہے جس میں حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب کے دعاوی اور دلایل پر معقول اور متین نکتہ چینی کو چھوڑ کر لاطایل اور خیالی امور پر ایڈیٹر مذکور قسمت آزمائی کر رہا ہے۔ اس کے جواب میں ان کے حالات سے پورے واقف و ماہر ایک دہلوی بھائی نے ایک سلسلہ مضامین کا البدر میں شایع کیا ہے جسکو وہ اب **حیرت کی حیرانی** کے نام سے بصورت رسالہ شایع کرنیوالے ہیں۔ اس سلسلہ جواب میں دہلوی احمدی نے یہ طریق اختیار کیا کہ جو اعتراض وہ حضرت اقدس کی کسی تحریر پر کرتے اس قسم کا مضمون وہ خود ان کی ہی تحریروں سے نکال کر پیش کر دیتے۔ چنانچہ اس طریق جواب میں حیرت صاحب کو کوئی جواب نہیں بن پڑا۔

مرزا حیرت نے کہیں لکھا تھا کہ شرفا کا یہ کام نہیں ہوتا کہ بات بات میں گالی گلوچ پر اتر آئیں اسپر دہلوی بھائی نے مرزا حیرت کی اپنی تصنیفات سے ان گالیوں اور بد زبانیوں کی ایک فہرست دی جو انہوں نے دوسرے لوگوں کی نسبت استعمال کی تھیں۔ ایسا ہی حیرت صاحب نے اپنے کسی مضمون میں یہ نکتہ چینی کی تھی کہ یہ خیال بیہودہ ہے کہ احمدی دو طاعون سے محفوظ رہیں اور رسول صلعم کے امتی طاعون سے مر جاویں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی حیرت نے غیر احمدی کا ترجمہ خود کر لیا تھا بحالیکہ ایسا کوئی فقرہ ہماری تحریر میں نہ تھا۔ اسپر خود حیرت صاحب کی تحریروں سے اخذ کر کے ۲۴ اگست ۱۹۰۴ء کے البدر میں ایک فہرست ان الفاظ کی شایع کی گئی تھی جن کے ذریعہ سے مرحوموں کو دوسرے افراد کو حیرت صاحب نے اسلام سے خارج کیا تھا اسپر حیرت صاحب نے ۹ اکتوبر کے کرزن گزٹ میں اس مضمون پر کچھ ایسے انداز سے نکتہ چینی کی جس سے پبلک کو مغالطہ لگ گیا کہ یہ خود حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب کے الفاظ ہیں چنانچہ ایڈیٹر شیعہ نے بھی دھوکا کھایا۔ اور اسے میموریل بھیجنے کی ضرورت پڑی۔

جو مضمون منشی عبدالعزیز صاحب نے اپنے ریمارکس کے میرے پاس بھیجا ہے۔ میں اسے ذیل میں درج کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ منشی سید حیدر حسین صاحب اس غلطی اور فروگذاشت کی جو ان سے جلد بازی میں ہوئی ہے تلافی کریں گے انہوں نے بلاوجہ **معقول** اور بلا تحقیق ایک ایسی جماعت کے امام و پیشوا کے متعلق گورنمنٹ پنجاب کو سپر ریپریزنٹ کیا ہے جو ہندوستان کی ہر لاکھ وفادار رعایا کا امام ہے اور جس کا خاندان گورنمنٹ انگلشیہ کا مسلمہ وفادار دوست ہے۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ سید حیدر حسین صاحب اس رنج اور گھبراہٹ کی وجہ سے جو مرزا حیرت کے الفاظ سے انہیں قدرتی طور پر ہونی چاہیئے تھی صحیح فیصلہ نہیں کر سکے تاہم اب واقعات کے کھل جانے پر انہیں **تلافی مافات کا موقعہ** ہے جسکی میں انکی **نیک نیتی** اور **سلامت روی** سے امید کرتا ہوں ان کا فرض ہے کہ وہ رسالہ **شیعہ** کی قریب ترین اشاعت کے ذریعہ اسکی تردید اور معذرت کریں اور بذریعہ **خاص چٹھی** ہز آنر لفٹننٹ گورنر بہادر پنجاب کو اطلاع دیں اور **ہز آنر سر چارلس ریواز کی دانشمند** اور مدبر معاملہ فہم گورنمنٹ سے مجھے کافی امید ہے اور کامل یقین ہے کہ وہ اس **میموریل** کے اصل **باعث** اور **موضوع** کو اپنی زیرکی سے سمجھ لیگی۔

میں ضرورت نہیں سمجھتا کہ اس بیہودہ میموریل کو یہاں درج کروں البتہ منشی عبدالعزیز صاحب کے ریمارک کو جو اسپر دیا گیا ہے یہاں درج کر دیتا ہوں۔ مرزا حیرت کی تحریروں سے سادہ اور بھولا بھالا ایڈیٹر سید حیدر حسین صاحب دھوکہ میں آگیا ہے اور اس نے اپنے رسالہ موسوم بہ **شیعہ** بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۴ء کے صفحہ ۱۵ پر ہز آنر سر چارلس ریواز کی خدمت میں اپیل کی ہے جسمیں کرزن گزٹ ۹ اکتوبر کے مضمون کا حوالہ دیکر مرزا حیرت کے مضمون کو احمدی جماعت کی طرف منسوب کرنے میں غلطی کھائی ہے۔

یہ میموریل دو ایڈیٹروں کی قابلیت کا نمونہ ہے۔ ان میں سے ایک نے اخباری دنیا میں ابھی قدم رکھا ہے۔ لیکن اپنے تئیں زاید از دو کروڑ شیعہ فرقے کے مسلمانوں کا وکیل ظاہر کرتا ہے دوسرا بہت پرانا ایڈیٹر ہے جسکی عمر کا بڑا حصہ خود اس کے قول کے موافق ایڈیٹری ہی میں گذرا ہے اس میں شک نہیں ہے کہ ایڈیٹری بشرطیکہ اپنے فرایض منصبی کو دیانتداری کے ساتھ ادا کیا جاوے نہایت ہی معزز پیشہ ہے لیکن اس موقعہ پر جسطرح سے زاید از دو کروڑ لوگوں کے وکیل ایڈیٹر صاحب نے دھوکہ کھا کر بغیر تحقیق کئے غلط کارروائی کرنے سے اپنی سادہ لوحی کا ثبوت دیدیا۔ اسیطرح پرانے ایڈیٹر نے واقعی طور پر ثابت کر دیا ہے کہ وہ منشیانہ چال میں اپنا ثانی نہیں رکھتا ہے لیکن ایسی مغالطہ آفرین تحریروں سے کیا نتیجہ نکل سکتا ہے کہ ان سے خود اپنی ہی ذلت کھولی ہے۔

میاں حیدر حسین صاحب کا میموریل اگر درحقیقت نیک نیتی پر مبنی تھا تو کیا اب ان کا یہ فرض نہیں ہے کہ جس زور شور سے وہ میموریل لکھا گیا تھا اصلی اور سچے واقعات و حالات معلوم ہو جانے پر اس زور شور سے اس کی تردید کی جاوے ہمیں اس بات سے کچھ غرض یا واسطہ نہیں ہے کہ سچے واقعات کی بنا پر وہ دوبارہ کوئی میموریل بھیجیں یا نہ بھیجیں میاں کی غیرت ایمانی پر منحصر ہے تاہم آیندہ انکی کارروائی سے یہ ضرور معلوم ہو جاویگا کہ جو کچھ انہوں نے اب تک کیا ہے اس کی وجہ دراصل مرزا صاحب کی مخالفت اور عداوت تھی یا غیرت ایمانی اور نیک نیتی مجھے اس بات کا تعجب ہے کہ میموریل میں جو الفاظ کرزن گزٹ سے نقل کئے گئے ہیں وہ بہت ہی معمولی ہیں اگر زیادہ تحقیق کر کے میاں حیدر حسین صاحب حیرتی تصانیف کو دیکھتے تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ اس شخص سے زیادہ درشت نویس مشکل سے اور کوئی شخص ہوگا۔ اگر وہ حیرتی تصانیف بھی نہ دیکھتے بلکہ البدر ہی کے پچھلے نمبر منگا کر دیکھ لیتے تو غلط کارروائی بھی نہ کرتے اور ان کو ان الفاظ کا بھی پتہ لگ جاتا جو میموریل والے الفاظ سے کئی درجہ بڑھ کر حیرت صاحب کی تصانیف سے نقل کئے گئے ہیں۔ کیونکہ میموریل والے الفاظ سوانح عمری حضرت عمرؓ مصنفہ حیرت کے دو مضمون سے نقل کئے ہیں اگر خلافت شیخین اور حیات عظمیٰ مصنفہ حیرت کو شیعہ ایڈیٹر صاحب دیکھیں گے تو ہمارے بیان کی تصدیق ہو جاوے گی۔ اگر وہ چاہیں تو خلافت شیخین کے صفحہ ۹۰ و ۱۲۱ و ۲۰۳ کو پڑھیں اور حیات عظمیٰ کے صفحہ ۱۳۰ کو دیکھیں تو پتہ لگے گا کہ مرزا حیرت کیا کیا گل کترتے ہیں۔

عبدالعزیز از دہلی

سید میر علی شاہ صاحب الملہم سیالکوٹی کے الہامات

شاہ صاحب کو جیسا کہ ناظرین کو معلوم ہے ہر روز رویا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی زیارت ہوتی ہے۔ پچھلے شاہ صاحب کی حالت دیکھ کر میر عباس علی لودہانوی یاد آگئے انہوں نے ایک بار بڑی تعلی اور شیخی سے حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کو رسول نمائی کی دعوت کی تھی۔ اگر وہ آج زندہ ہوتے تو ان کو پتہ لگ جاتا کہ حضرت حجۃ اللہ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کر کے شاہ صاحب کو کیا حصہ ملا ہے کہ ہر روز عجیب عجیب مبشر الہام شاہ صاحب کو الہام ہوتے رہتے ہیں جو وہ ایک بیاض میں لکھ رہے ہیں انشاء اللہ العزیز کسی وقت ان سب الہامات کو یکجا کر کے چھاپ دیا جاوے گا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کا ایک زبردست ثبوت ہے کہ شاہ صاحب ہر روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے حضرت مسیح موعود کو خلیفۃ اللہ اور امام مامور من اللہ وغیرہ عظیم الشان خطابات سے مخاطب سنتے ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے تو یقیناً آپ ہی ہوتے ہیں۔ اب مخالف بتائیں کہ کیا یہ بین اور زندہ ثبوت حضرت اقدس کی سچائی کا نہیں ہے فتدبروا۔

شاہ صاحب پونا نیونا اس سلسلہ میں ترقی پاتے ہیں اور وہ بیان کرتے ہیں کہ یوم حج سے کعبۃ اللہ میں نمازوں کے ادا ہونے کی وجہ رہی ہیں یعنے ہر روز رویا میں میں کعبۃ اللہ میں نماز پڑھتا ہوں۔

شاہ صاحب کا دارالامان میں پہلا ہفتہ

۲۱ جنوری ۱۹۰۵ء قادیان میں ایک عجیب رویا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کبار اور حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا اور یہ الہام ہوا۔ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین۔ (یہ گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق تھا)

۲۲ جنوری ۱۹۰۵ء۔ بعد نماز تہجد درود شریف پڑھتے ہوئے کشفی رنگ میں ایک نورانی تخت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت عیسٰی اور حضرت موسیٰ علیہما السلام اور دوسرے انبیاء علیہم السلام اور صلحا اور اصحاب کی جماعت کو بیٹھے دیکھا۔ اور اسی کشفی رنگ میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سورۃ ارءیت الذی یکذب بالدین کا وعظ فرمایا اور پھر حضرت مسیح موعود کے ایما سے حکیم الامت نے سورۃ الکوثر کے حقایق بیان کئے۔

۲۳ جنوری ۱۹۰۵ء

مخالفین معاندین اور متقین موافقین کے متعلق الہام الٰہی یوں ہوا۔ ان جہنم کانت مرصاداً للطٰغین ماٰباً الی الآیۃ۔ ان للمتقین مفازاً حدائق واعناباً الی الآیۃ اس کے بعد بحالت کشف حضرت صدیق اکبرؓ نے جام کوثر پلایا یہ کہکر کہ تمہارے جد امجد یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لئے بھیجا ہے۔ اس کو پیتے ہی بیدار ہو کر تہجد کے بعد درود شریف پڑھتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی جہاں حضرت مسیح موعودؑ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔

۲۴ جنوری ۱۹۰۵ء

بحالت رویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت الذکر میں اجلاس فرما دیکھا۔ اس وقت حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا کونوا مع الصادقین پر عمل کر کے حضرت مرسل اللہ مامور من اللہ کی صحبت میں فایدہ اٹھانا ہے ہو۔

۲۵ جنوری ۱۹۰۵ء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مع حسنین رضی اللہ عنہما اور صحابہ کبار حضرت مسیح موعودؑ کے بیت الذکر کی طرف تشریف لاتے دیکھا۔ اور آنحضرتؐ نے مجھے مبارک فرمایا۔

۲۶ جنوری ۱۹۰۵ء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رویا میں دیکھا۔ اور صالحات کی ایک جماعت کو دعاؤں میں مصروف پایا یعنے دعا کی ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیئاتنا وتوفنا مع الابرار۔ اس کے بعد میں قرب الٰہی کی دعا کرتا ہوں تو الہام ہوا۔ واسجد واقترب۔

۲۷ جنوری ۱۹۰۵ء

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اجلاس بیت الذکر میں منعقد پایا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام موجود ہیں حضرت صدیق اکبرؓ نے مخاطب کر کے مجھے فرمایا۔

چہ حال است اے محب اتقیا

برہیں برسند ختم الانبیاء

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اہل بیت خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے خدا کی پناہ میں خیر گذار رہے ہیں اعلیٰ حضرت کی ایک لطیف تصنیف میں مصروف ہیں جو صاحبزادہ منظور محمد صاحب کے پاس سے ملیگی۔ یہ تصنیف اردو میگزین یا کسی اخبار کے ذریعہ شایع نہ ہوگی بلکہ اس رسالہ کی صورت ہی میں ہوگی۔ اور صرف صاحبزادہ صاحب ہی سے ملیگی۔ اور صاحبزادہ صاحب ہی کے اہتمام میں چھپے گی۔

۲۔ بزرگان ملت کی صحت ہی بہت اچھی ہے۔

۳۔ موسمی تبدیلی کا حال سو سست تو بد ستور کہ بہت کم تغیر ہوا ہے۔ موسمی بخار برنگ طاعون کی چھیڑ چھاڑ ہے۔ قادیان کے قریب موضع کاہلوان طاعون آلودہ ہے اور اس مرض سے جانیں تباہ ہو رہی ہیں ارحم الراحمین اپنا فضل کرے

۴۔ ۲۰ فروری ۱۹۰۵ء کو جناب بابو نند کشور صاحب انسپکٹر مدارس حلقہ جالندھر نے بمعیت مولوی محمد اشرف صاحب بی اے ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس گورداسپور تعلیم الاسلام سکول قادیان کا معاینہ فرمایا مفتی محمد صادق صاحب سپرنٹنڈنٹ مدرسہ نے تمام ضروری نقشہ جات نہایت نفاست اور صفائی سے قبل از وقت درست کر رکھے تھے جنکو صاحب ممدوح نے بہت ہی پسند فرمایا مدرسہ کے انتظام اور اسلوب کام سے بہت ہی خوش ہوئے انکی رائے جو انہوں نے کتاب رائے بک میں لکھی ہے کسی اگلی اشاعت میں انشاء اللہ درج کرونگا۔

بابو نند کشور صاحب بڑے بااخلاق منکسر اور زیرک انسان ہیں۔ ایسے آفیسر فی الحقیقت خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ تعلیم الاسلام سکول سے مڈل کے امتحان میں سات طالبعلموں سے چھ پاس ہوئے اور سہ طالبعلم وظیفہ کیلئے امتحان مقابلہ کیلئے منتخب کئے گئے ہیں۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کی حمایت کیلئے قومی حمیت کی بہت بڑی ضرورت ہے۔

۵۔ ہفتہ زیر اشاعت میں رائے بریلی آگرہ راولپنڈی سے مہمان دارالامان آئے۔ اس ہفتہ کے الہامات دوسری جگہ درج ہیں

جناب انسپکٹر صاحب کی رائے مدرسہ تعلیم الاسلام کے معاینہ پر

سکینڈری ڈیپارٹمنٹ۔ انٹرنس ۱/۱ چہارم ہائی ۲۵/۲۴ سوم مڈل ۲۲/۲۲ دوم مڈل ۱۴/۱۴ اول مڈل ۱۳/۱۲ = ۵۵/۵۹ ۵۔ پرائمری ڈیپارٹمنٹ پنجم ۱۴/۱۳ چہارم ۱۸/۱۸ سوم ۲۰/۲۰ دوم ۱۱/۱۱ اول ۳۶/۳۶ = ۹۸/۸۹ ۲۰

مسلمان ۱۴۰ سکھ ۱ ہندو ۳ = ۱۳۵

فیس سماعت ۱۰/۱۰ ترقی ۱/۱ ع

آج میں نے بمعیت مولوی محمد اشرف صاحب بی اے ڈسٹرکٹ انسپکٹر ضلع گورداسپور اس سکول کا معاینہ کیا۔ سال گذشتہ سے تین لڑکے تعداد میں زیادہ ہیں۔ رجسٹر صفائی اور صحت کے ساتھ رکھے ہوئے ہیں اور قوانین مابین مدارس پر پورا عملدرآمد ہے فیسوں کی شرح بورڈ سکولوں کی شرح فیس کے نصف کے قریب زیادہ ہے اور معاف اور نصف معاف طالبعلموں کی تعداد اب گھٹا کر قریباً مطابق ضابطہ تعلیم کی ہدایات کر دی گئی ہے مدرسہ کی سالانہ آمدنی قریباً ۱/۱ ع آگے سے زیادہ ہے۔ مدرسہ کا سالانہ خرچ [illegible] ہوا ہے جس کے مقابل چندوں اور وظیفوں کی تعداد کہیں زیادہ ہے ورزش جسمانی کا بھی آغاز ہو گیا ہے جس کیلئے Parallel Bars ایک معلم رکھا گیا ہے اور اور Horizontal Bars لگا دیئے گئے ہیں انتظام تسلی بخش ہے اور لڑکوں کی روش با ادب ہے۔ دینی کتب کے علاوہ تعلیم سکیم وہی ہے جو سرکاری مدارس میں رائج ہے عملہ مدرسہ قریباً قریباً وہی ہے جو پہلے تھا اور کافی ہے اور استاد خاصے لائق ہیں۔ عمارت ضرورت کے موافق بہت کافی ہے اور ہر طرح کے اسباب سے مہیا ہے۔ تعلیم سائنس بسبب آلات کے موجود نہ ہونے کے فی الحال سکیم مدرسہ سے خارج کر دی گئی ہے۔ بورڈنگ ہوس میں ۵۰ لڑکے ہیں جن کا انتظام عمدہ ہے اور نگرانی خوب ہوتی ہے۔ سوم مڈل کا امتحان ہیڈ ماسٹر صاحب نے لیا تھا جس میں سات طلبا سے چھ طلبا جماعت چہارم ہائی میں ترقی کے لئے پاس ہوئے

دستخط نند کشور انسپکٹر مدارس حلقہ جالندھر

کیمپ بٹالہ مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۵ء

جنہوں نے مڈل پاس کیا سفصلہ ذیل ہیں: مظفر احمد، شفیق احمد، علاء الدین، غلام حسین، عبد الرحمٰن، محمد جمیل

وہ طلبا جو وظیفہ کیلئے مقابلہ کے امتحان کے واسطے منتخب کئے گئے۔

مظفر احمد، فیض احمد، غلام حسین، عبد الرحمٰن۔

خطبہ عید الضحیٰ

جو کہ ۱۷ فروری ۱۹۰۵ء کو حضرت مولوی نورالدین صاحب نے مسجد اقصٰے میں پڑھا۔

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

وَمَن يَرْغَبُ عَن مِّلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَن سَفِهَ نَفْسَهُ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ۝ إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ وَوَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ۝ پ ۱

یہ ایک موقع ہے مسلمانوں کے اجتماع کا اور اس طرح کا موقع سال میں صرف دو دفعہ ہی آیا کرتا ہے ایک تو یہی ہے اور دوسرا اس وقت ہوا کرتا ہے جبکہ لوگ رمضان شریف کے روزوں سے فارغ ہو کر ان انوار اور برکات سے متمتع ہو جاتے ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ نے اس مبارک ماہ میں رکھے ہیں اس کا نام عید الفطر ہے اوس میں خوشی کا موقع یہ ہے کہ اس ماہ میں تقوی کے مراتب طے کرنیکا اور قرب الٰہی کے حاصل کرنے کا پھر سحری کے وقت بذریعہ نوافل اور دعاؤں کے خدا کے فضل کو طلب کرنیکا موقع ملتا ہے اس لئے اس خوشی میں لوگ صدقہ فطر کے ذریعہ غریب لوگوں کو خوش کیا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اصل اسلام کے اجتماع کے مختلف اوقات مقرر کئے ہیں جن میں وہ باہمی ملاپ سے خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کر سکتے ہیں اور ایک محلہ کی مسجد میں اوس محلہ کے آدمی پانچ وقت جمع ہوتے ہیں پھر ہر ہفتہ میں جمعہ کے روز شہر کے آدمی ملکر شہر کی کسی بڑی مسجد میں اس قومی اجتماع کو قائم کرتے ہیں پھر یہ عیدین کے ایام ہیں کہ جن میں علاوہ شہر کے باہر کے آدمی بھی آجاتے ہیں جیسے کہ اسوقت بھی بعض دوست مختلف مقامات سے یہاں آئے ہوئے ہیں چونکہ آج کی تقریب کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فعل سے ایک خاص مناسبت ہے اسلئے میں نے ان آیات کو پڑھا ہے جن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر ہے۔ حضرت ابراہیم ایک ایسا انسان گذرا ہے کہ جس نے خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق ہونے کی وجہ سے اپنی قوم اور قریبی اور بعیدی رشتہ داری کے تعلقات کی پرواہ نہ کی تھی اور اپنے اب جیسے چچا سے بھی باوجود اس کے کہ ان کے تعلقات اوس سے بہت تھے مباحثہ کیا تاکہ بد رسوم کا استیصال ہو اس مقام پر اب کے معنوں میں محققین کا اختلاف ہے لیکن میرے نزدیک اب کے معنے اس جگہ حقیقی باپ کے ہرگز نہیں ہیں ایسا ہی ابراہیم علیہ السلام نے بادشاہ وقت سے بھی مقابلہ کیا اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی عظمت کے قائم کرنے کیلئے کیا گیا تھا اس مباحثہ میں احیاء اور اماتت کی بھی ایک بحث تھی جہاں ابراہیم علیہ السلام کا قول ربی الذی یحیی ویمیت درج ہے اور جو کہ توحید باری تعالیٰ کے متعلق ایک عجیب فقرہ ہے جس کو ہمارے زمانہ سے بڑا تعلق ہے۔ کیونکہ اگر حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی مردہ زندہ کئے تھے تو پھر ابراہیم علیہ السلام کا یہ استدلال کوئی قابل وقعت نہیں ہو سکتا اور ان کا یہ کام اور کلام سب خاک میں مل جاتا ہے ان ایسے معنے کے رو سے انبیاء بھی احیاء کرتے ہیں مگر چونکہ خدا تعالیٰ لیس کمثلہ شیء ہے اس لئے اس کا احیاء بھی لیس کمثلہ شیء ہی ہوگا اور انبیاء کا احیاء اس سے کوئی لگاؤ نہ رکھیگا یہ بالکل سچ ہے کہ احیاء موتی صرف رب کا ہی کام ہے اور وہ بھی کسی اور عالم میں۔ انبیاء کے احیاء کے یہ معنے ہیں کہ بعض شریر لوگ جو کہ انکی پاکیزہ مجالس میں آ رہتے ہیں اور انہیں سے بعض اپنی کسی فطری سعادت کی وجہ سے جو کہ اون کے نطفہ میں آئی ہوتی ہے ہدایت پاجاتے ہیں اونکی کفر اور فسق کی حالت کا نام موت ہوتا ہے اور ہدایت پانے کو احیاء سے تعبیر کرتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طریق راہ اور انکی تعلیم کا خلاصہ قرآن شریف نے ان آیات میں بیان فرمایا ہے کہ جب اس کے رب نے کہا اسلم کہ تو فرمانبردار ہو جا تو ابراہیم نے کوئی سوال کسی قسم کا نہیں کیا اور نہ کوئی کیفیت دریافت کی کہ میں کس امر میں فرمانبرداری اختیار کروں بلکہ ہر ایک امر کیلئے خواہ وہ کسی رنگ میں دیا جاوے اپنی گردن کو آگے رکھدیا اور جواب میں کہا کہ اسلمت لرب العلمین کہتے ہیں کہ تو رب العالمین کا تابعدار ہو چکا ابراہیم علیہ السلام کی یہی فرمانبرداری اپنے رب کیلئے تھی جس نے اونکو خدا کی نظر میں برگزیدہ بنا دیا وہ لوگ جو ابراہیم کا دین یعنے ہر طرح اپنے آپ کو خدا کے سپرد کرنا اختیار نہیں کرتے غلطی کرتے ہیں اور اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو سفیہ قرار دیا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے اوسے دنیا میں بھی برگزیدہ کیا پس وہ لوگ جو کہ دنیا میں ترقی کرنا چاہتے ہیں وہ غور کریں کہ خدا کی فرمانبرداری سے وہ ابراہیمی مراتب حاصل کر سکتے ہیں ہر ایک قسم کی عزت ابراہیم علیہ السلام کو حاصل ہے اور یہ سب کچھ اسلمت کا نتیجہ ہے۔

ووصّی بہا ابراھیم بنیہ۔ ابراہیم علیہ السلام نے اولاد کو بھی سکھایا کہ جب تک خدا تعالیٰ حکم دے تب تک ہی تم اسکی اطاعت کرتے رہو وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے کلام کے منکر ہیں اور ان کا یہ خیال ہے کہ جو کچھ خدا تعالیٰ نے کرنا تھا کر چکا۔

اس مقام پر سوچیں کہ اگر یہ سلسلہ بند ہو چکا تھا اور ابراہیم علیہ السلام کے بعد اور کوئی احکام ضرورت زمانہ کے لحاظ سے نازل نہ ہونی تھی تو پھر اسلم کی آواز کی اطاعت کیلئے کیوں ابراہیم نے اولاد کو تاکید کی پھر صرف ابراہیم ہی نہیں بلکہ اس کا پوتا حضرت یعقوب بھی اپنی اولاد کو یہی حکم دیتا ہے۔

فلا تموتن الا وانتم مسلمون۔

کہ اے میری اولاد تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ دین (ابراہیمی) پسند فرمایا ہے کہ تم ہر وقت خدا کی فرمانبرداری میں رہو حتیٰ کہ تمہاری موت بھی اوس فرمانبرداری میں ہو۔ یہ فرمانبرداری جو کہ ہر ایک کامیابی اور ترقی کا چشمہ ہے انسان اس سے کسطرح محروم رہجاتا ہے اس کا باعث قرآن شریف میں تواریخی واقعات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے پہلا نافرمان جسکی تاریخ ہمیں معلوم ہے ابلیس ہے وہ کیوں نافرمان بنگیا اسکی خبر بھی قرآن شریف نے بتلائی ہے کہ اس نے ابی اور استکبار کیا یعنے اوس میں انکار اور تکبر تھا جسکی وجہ سے وہ اسلم کی تعمیل نہ کر سکا اس وقت بھی بہت لوگ ہیں کہ ابی اور استکبار کی وجہ سے اسلم کی تعمیل سے محروم ہیں۔ کسی کو عقل پر تکبر ہے کسی کو علم پر کسی کو اپنے بزرگوں پر جو کہ ان کے نقصان کا باعث ہو رہا ہے اور جب کبھی خدا کے مامور آتے رہے ہیں۔ یہی ابی اور استکبار اونکی محرومی کا ذریعہ ہوتے رہے ہیں۔ انسان جب ایک دفعہ مونہہ سے نہ کر بیٹھتا ہے تو پھر اوسے دوبارہ ماننا مشکل ہو جاتا ہے اور لوگوں سے شرم کی وجہ سے وہ اپنی ہٹ پر قائم رہنا پسند کرتا ہے اسکا نتیجہ پھر کھلم کھلا انکار اور آخرکار وکان من الکفرین کا مصداق بننا پڑتا ہے۔

چونکہ ماموریں الٰہی کا سلسلہ تو برابر انسانوں اور زمانہ کی ضرورتوں کے موافق اپنی قدیم سنت کے لحاظ سے خدا نے نبی اور رسول مبعوث کرنے تھے اسلئے قرآن شریف کے اول رکوع میں ہی تعلیم دی ہے کہ انسان کو انکار کا پہلو حتی الوسع اختیار ہی نہ کرنا چاہیئے۔ قرآن شریف کے اول رکوع میں ہی اس کا ذکر ہے۔ ان الذین کفروا سواء علیہم ءانذرتہم ام لم تنذرھم لا یومنون۔

چونکہ وہ لوگ اول انکار کر چکے تھے اسلئے سخن پروری کے خیال نے اون کو رسول صلعم کی مجلسوں میں بیٹھنے اور آپ کی باتوں پر غور کرنے نہ دیا اور انہوں نے آپ کے انذار اور عدم انذار کو برابر جانا اس کا نتیجہ کیا ہوا لا یومنون یعنے ہمیشہ کے لئے ایمان جیسی راحت اور سرور بخش نعمت سے محروم ہو گئے یہ ایک خطرناک مرض ہے کہ بعض لوگ ماموریں کے انذار اور عدم انذار کی پرواہ نہیں کرتے اون کو اپنے علم پر ناز اور تکبر ہوتا ہے اور کہتے ہیں کہ کتاب الٰہی ہمارے پاس ہی موجود ہے ہم کو بھی نیکی بدی کا علم ہے یہ کونسی نئی بات بتانے آیا ہے کہ ہم اس پر ایمان لاویں۔ ان کمبختوں کو یہ خیال نہیں آتا کہ یہود کے پاس بھی تو تورات موجود تھی اور پھر وہ عمل درآمد بھی رکھتے تھے پھر اون میں بڑے بڑے عالم، زاہد اور عابد موجود تھے پھر وہ کیوں مردود ہو گئے اس کا باعث یہی تھا کہ تکبر کرتے تھے

اپنے علم پر نازاں تھے اور وہ اطاعت جو کہ خدا تعالیٰ نے اسلم کے لفظ سے چاہتا ہے اونمیں نہ تھی۔ ابراہیم کی طرز اطاعت ترک کر دی۔ یہی بات تھی کہ جس نے اونکو مسیح علیہ السلام اور اوس رحمۃ للعلمین نبی کریم صلعم کے ماننے سے جس سے توحید کا چشمہ جاری کیا ہے ماننے سے باز رکھا۔

(باقی آئندہ)

جن حضرات کے ذمہ ابھی تک سال گذشتہ کا بقایا ابھی موجود ہے مہربانی کرکے وہ از خود ہی بھیجدیں اور یا وی پی اجراشدہ مبلغ کے لینے کو طیار رہیں ایڈیٹر

مولوی ثناء اللہ امرتسری کی پردہ دری

نمبر دوم

نگفتہ ندارد کسے با تو کار
ولیکن چو گفتی دلیلش بیار

گذشتہ نمبر میں یہ امر بڑی وضاحت کے ساتھ ثابت ہو چکا ہے کہ اعلیٰحضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھلے الفاظ میں مباہلہ کی درخواست انجام آتھم میں کی تھی۔ اس مباہلہ سے ہمیشہ کے لئے قطعی فیصلہ ہو جانے والا تھا لیکن ان مخالفوں نے کوئی صورت اور طریق فیصلہ کا اختیار نہیں کیا سو خود مولوی فاضل ثناء اللہ صاحب بھی مباہلہ کے لئے ہرگز نہیں آئے۔ اگر شرائط مباہلہ کے موافق انہوں نے کبھی مستعدی ظاہر کی تھی تو ایسی تحریر پیش کرنی چاہئے جو یقیناً وہ پیش نہ کر سکیں گے جس میں شرائط مباہلہ کا پورا لحاظ رکھا گیا ہو۔ اور کوئی عذر بلکہ حیلہ تراشا نہ گیا ہو۔ اور اب مباہلہ کے لئے فرضی زبان اور کمزور الفاظ میں آمادگی ظاہر کرنا مشت بعد از جنگ ہے حضرت حجۃ اللہ جیسا کہ میں نے اگلے نمبر میں پیش کر دیا ہے اسی انجام آتھم میں اس مباہلہ کا فیصلہ ہمیشہ کے لئے کر چکے ہیں اور آئندہ کے لئے عدم التفات کا اعلان دیدیا گیا ہے پس اس اعلان سے فائدہ اٹھا کر یہ لوگ جاہلوں کو بہکانے اور گمراہ کرنے کے لئے اس قسم کی چالاکیوں سے کام لیتے ہیں کہ ہم طیار ہیں۔ آہ حسرت! جب انکو چیلنج کیا گیا تھا تو کیا سانپ سونگھ گیا تھا جو باہر نہ نکلے اور اب ہوش آیا ہے۔ یقیناً یاد رکھو کہ ان مولویوں اور سجادہ نشینوں کی خاموشی اور مباہلہ سے گریز نے حضرت اقدس کی سچائی کو روز روشن کی طرح ثابت کر دیا ہے اور اسکے ساتھ تائیدات اور ترقی کے سلسلہ نے اور بھی راسخ کر دیا ہے۔

ایک اور چالاکی اور مغالطہ سے بھی یہ لوگ کام لیتے ہیں کہ اب اس لئے مباہلہ نہیں کرتے کہ مسٹر ڈوئی کے سامنے اقرار کیا تھا۔ ہر چند یہ ان لوگوں کی ابلہ فریبی ہے۔ وہ اقرار بجائے خود موجود ہے اسکے الفاظ موجود ہیں۔

حضرت اقدس اس سے بھی پہلے اللہ تعالیٰ کے ایما اور اشارہ سے انجام آتھم میں ان امور کا قطعی فیصلہ کر چکے تھے۔ اسکے بعد اگر کوئی شخص بیہودگی اور گستاخی کا شیوہ اختیار کرکے مباہلہ یا مباحثہ کا چیلنج کرتا ہے تو وہ اپنی نادانی کا ثبوت دیتا ہے پھر ایسا شخص جو اس دعوت مباہلہ میں مدعو بھی ہو اور پھر سامنے نہ آیا ہو۔

پس مولوی فاضل ثناء اللہ صاحب کا مباہلہ سے قطعی گریز اور فرار ثابت ہو چکا ہے کہ وہ کبھی بھی مباہلہ کے لئے نہیں آیا۔ اور اب کہنا یہ صرف اسی خیال سے ہے کہ چونکہ وہ سلسلہ مباہلہ کا اتمام حجت کے بعد بند کر دیا گیا تھا اور حضرت اقدس اپنے سچے وعدہ کے موافق التفات نہ فرماوینگے ہم لوگوں کو اپنی آمادگی ظاہر کرکے کامیاب ہو جائینگے مگر نہیں جانتے کہ یہ چالاکی اب کام نہیں دے سکتی۔ بہت ہی اچھا ہوتا اگر فاضل صاحب اس مباہلہ کے سوال کو نہ چھیڑتے تاکہ ان کی ایسی پردہ دری نہ ہوتی۔

میں سمجھتا ہوں کہ دو امر بخوبی طے ہو چکے یعنی امر اوّل اور امر سوم جنکا خلاصہ یہ ہے کہ مباہلہ کی درخواست پر مولوی ثناء اللہ صاحب ہرگز نہیں آئے اور اب بھی کوئی آمادہ نہیں اور یہ آمادگی محض بندش مباہلہ سے فائدہ اٹھانے کی خاطر ہے ورنہ وہ اب بھی آمادہ نہیں ہیں۔

چنانچہ اس آخری امر کا سب سے بڑھ کر ثبوت خود انکی اپنی ہی تحریر ہے جیسا کہ انہوں نے لکھا ہے۔

"بھلا اگر مباہلہ ہی سے سچائی کا اظہار ہے تو صوفی عبد الحق غزنوی نے الی آخرہ"

دانشمند اور خدا ترس دل لیکر غور کرنے والے انصاف سے بتا دیں کہ کیا یہ الفاظ اگر کے بطور الاصاف طور پر دلالت نہیں کرتے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب مباہلہ کو سچائی کا معیار ہرگز نہیں سمجھتے اور گویا یقین رکھتے ہیں کہ مباہلہ ایک بے سود امر ہے۔ ورنہ اس قسم کے الفاظ جو طفلی میں تحریر کرتے مولوی ثناء اللہ صاحب مباہلہ کے تو جو جنازہ اٹھاتے اٹھاتے مگر اس سے بڑھکر اور کیا شرمناک امر ہوگا کہ ایک شخص جو مولوی فاضل کہنے سے خوش ہوتا ہے اور مفسر اور عالم کہلاتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے ایک قائم کردہ معیار راستبازی اور محک نبوت کو گویا فضول اور لغو قرار دیتا ہے۔

قرآن کریم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس امر مباہلہ کو قائم کیا۔ یہہ علمی پردہ دری مولوی ثناء اللہ صاحب کی کیا اثر مباہلہ سے کم ہے۔ کہ وہ اس معیار اور محک کو بیہودہ نظر سے دیکھتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے خصوصیت کے ساتھ خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے قائم فرمایا اور جو نبوت کا زبردست ثبوت ہے۔ ایسا شخص جو مباہلہ کو حقیر سمجھتا ہے اور اسے سچائی کا معیار قرار نہیں دیتا پھر وہ مباہلہ پر آمادگی کیونکر ظاہر کر سکتا ہے۔ یہہ صرف جہلا کو خوش کرنے کی بات ہے ورنہ حقیقت یہی ہے کہ اس کے دل میں مباہلہ کی ذرا بھی عظمت نہیں۔ مولوی فاضل صاحب مجھے سخت افسوس ہے کہ آپ کی تحریریں قرآن کریم کی عظمت پر بہت برا اثر ڈال رہی ہیں۔

زبان بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجے دہن بگڑا

ہم تو آپ کی استہزا سے بھری ہوئی تحریروں کا نشانہ بنے ہوئے تھے مگر خدا کے لئے خدا کی کلام کی حرمت اور تعظیم کو ہاتھ سے نہ دیں۔

مگر نہیں یہ اثر ہے خدا کے مامور و مرسل کی مخالفت کا۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ خدا کے برگزیدہ بندوں کی مخالفت اور انکار رفتہ رفتہ سلب ایمان کا موجب ہو جاتا ہے اسلئے آپ خدا سے ڈریں اور اس طریق استہزا سے باز آئیں۔

میں نہیں جانتا اس سے بڑھ کر کھلا کھلا ثبوت مباہلہ سے گریز اور استخفاف قرآن کریم کے قائم کردہ معیار کا اور کیا ہو گا جو مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرز تحریر سے پایا جاتا ہے۔ کیا ایسی صورت اور حالت میں یہہ امید اس سے ہو سکتی تھی کہ وہ مباہلہ کے لئے آتا۔ ایسا طرز تحریر مولوی ثناء اللہ صاحب کا کیوں ہے؟ اسکا مختصر سا جواب تو میں نے ابھی دیا ہے لیکن مفصل جواب انشاء اللہ مولوی صاحب کے رسالہ الہامات مرزا کے جواب میں (جسکا میں نے ابھی خدا کے فضل سے ارادہ کیا ہے) دونگا اور انشاء اللہ ایسا جواب دونگا جسکا کوئی جواب یقیناً مولوی فاضل نہ دے سکیں گے اور ان کو ایسی باتیں بتا دونگا جنکی تسلیم سے انہیں ہرگز چارہ نہ ہوگا۔ بشرطیکہ انصاف سے کام لیں۔

اب اس کے بعد میں چاہتا ہوں کہ مولوی فاضل صاحب کے پیش کردہ صوفی عبد الحق غزنوی کے مباہلہ پر نظر کروں کہ اسکا نتیجہ صوفی عبد الحق کے حق میں ہوا یا حضرت اقدس کے حق میں۔

میں تحریری ثبوت اور واقعات کی بنا پر تو اس امر پر روشنی ڈالوں ہی گا سردست میں کیوں مولوی فاضل صاحب ہی سے نہ پوچھ لوں کہ آپ ایمان اور انصاف سے بتائیں کہ صوفی عبد الحق غزنوی کی جو عزت اور عظمت آپ کے دل میں ۱۸۹۳ء سے پہلے تھی جو مباہلہ کا سال ہے کیا آج بھی ویسی ہی عزت اور عظمت ہے؟

آپ اس سوال کا جو کچھ بھی جواب دیں گے اس سے ہی ایک کام کی بات نکل آئیگی اور آپ کی تحریریں اس پر اور روشنی ڈالدیں گی۔

لیکن میں اس کے سوا عبد الحق کے مباہلہ کے متعلق کچھ اور عرض کرونگا۔ سب سے اوّل قابل غور یہہ امر ہے کہ مباہلہ کے لئے عبد الحق نے دعوت دی تھی یا حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسکی دعوت کو قبول فرمایا تھا؟

جو لوگ واقعات کا صحیح علم رکھتے ہیں یا جنہوں نے ان تحریروں کو پڑھا ہے جو اس کے مباہلہ کے متعلق شائع ہوئی تھیں وہ بخوبی جانتے ہیں اور غالباً مولوی فاضل صاحب بھی انکار نہ کر سکیں گے کہ حضرت اقدس نے اسکی درخواست مباہلہ کو محض مخلوق الٰہی کو ہلاکت سے بچانے کے واسطے قبول کر لیا تھا۔ اب دوسرا امر قابل غور یہ ہے کہ کیا حضرت اقدس نے اس مباہلہ میں عبد الحق کے لئے کوئی بد دعا کی تھی؟ اس کا جواب بھی صاف ہے کہ حضرت اقدس نے عبد الحق کے لئے ہرگز ہرگز کوئی بد دعا نہیں کی چنانچہ قطع نظر اس کے کہ خود صوفی عبد الحق اس امر کی شہادت زندہ موجود ہے وہ سب لوگ جو اسوقت موجود تھے اور اکثر انمیں سے زندہ ہوں گے اس امر کی شہادت دے سکتے ہیں کہ میں نے ۱۸۹۶ء کے جلسہ سالانہ کی رپورٹ شائع کرتے وقت حضرت اقدس کے سلسلہ گذشتہ سالوں پر نظر کرتے ہوئے مباہلہ کے متعلق لکھا ہے رپورٹ صفحہ ۱۰ "مباہلہ کے لئے عیدگاہ کا میدان تجویز ہوا تھا ہزارہا مخلوق ہندو مسلمان حتیٰ کہ عیسائی تک جمع تھے ہمارے زبردست مخالف میاں محمد حسین بٹالوی بھی دامن کشاں میدان مباہلہ میں پہونچے مگر ہرزہ درائی کے سوا اتنا حوصلہ نہ ہوا کہ مباہلہ کے لئے نکلتے آخر صوفی عبد الحق غزنوی بیان ان سب کا فدیہ ہوا۔ اور اسنے مباہلہ کیا مگر اس کریم النفس انسان کی ہمدردی اور محبت دیکھئے کہ فریق مخالف کے لئے بد دعا تک نہیں کی۔

جبوقت راستباز کے منہ سے یہ الفاظ نکلے کہ اے خدا اگر میں تیری طرف سے نہیں ہوں تو مجھ پر ایسا عذاب نازل کر کہ دنیا میں کسی مفتری پر نہ ہوا ہو"

یہہ حالات چھ سال سے شائع شدہ ہیں۔ لیکن کسی نے انکی تکذیب نہیں کی اور نہ ہو سکتی ہے کیونکہ واقعات نفس الامری ہیں۔

اب خدا ترس دل لیکر دیکھو کہ اس مباہلہ میں حضرت اقدس نے جو دعا کی ہے اس میں صوفی عبد الحق یا کسی اور کے لئے کوئی بد دعا ہے۔

میرے اس فقرہ سے یہ نہ سمجھ لیا جاوے کہ میں مانتا ہوں کہ عبد الحق پر اثر نہیں ہوا (اثر تو میں الگ ظاہر کرونگا۔ سردست مباہلہ کی عام حالت کے لحاظ سے اثر کا اندازہ کرانا چاہتا ہوں۔

اس دعا پر عبد الحق اور اس کی جماعت نے اور خود حضرت حجۃ اللہ کی جماعت نے آمین کہی۔

اب مولوی فاضل صاحب ایمان سے کہیں کہ اگر خدا تعالیٰ نے صوفی عبد الحق اور اس کے رفقا کے ساتھ تہا تو ان کی دعا کا اُلٹا اثر کیوں پڑا؟

چاہئے تو یہ تہا کہ یہ راستباز جسے آپ اپنی کور چشمی سے نہیں محض ضد اور عداوت سے مفتری علی اللہ سمجھے ہوئے ہو۔ عذاب الٰہی سے پاش پاش ہوجاتا مگر اسکو تو ایسی خارق عادت ترقی اور کامیابی نصیب ہوئی ہے جسکا نمونہ آپ کو دکہانا ناممکن ہوگا۔ کیا غزنوی کی قبولیت دعا کا یہی اثر تھا؟

پہر اس سے بڑہ کر مباہلہ کا اثر اور حضرت اقدس کی سچائی کا ثبوت اور کیا چاہئے جبپر خدا کی مہر لگ چکی ہے کہ صوفی عبد الحق اور اس کی جماعت کی دعا کو خدا تعالیٰ نے اٹھا کر انہیں پر دے مارا اور حضرت اقدس پر انعامات وافرہ اور امتنانات متکاثرہ کرکے دکہادیا کہ یہ مفتری نہیں ہے بلکہ سچ ہے انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی ہے اور کذالک در لا یضاع کا مصداق صحیح ہے۔ لیکن دیکھنے والی آنکھ اور سمجھنے والا دل بہی تو ہو۔

گوش بستہ است نہ ہوش و نہ نور دل
جز یک زبان شناخت کہ تیز زد بیکدم

اب آپ بتائیں کہ صوفی عبد الحق کے نے اور کیا چاہئے تہے؟ خدا تعالیٰ نے اسکو اور اس کی جماعت کو اپنی دعاؤں میں خائب و خاسر کردیا۔ اور حضرت اقدس کو باوجود اس ہرج و مرج کے ناموری کے آپ کہتے ہیں کہ کونسی ٹانگ ٹوٹ گئی! مولوی فاضل صاحب آپ تو بہتر جانتے تہے کہ اس کی ٹانگ نہیں بلکہ ٹوٹ جاوے تاکہ وہ اربعین لکہہ کر آپ کی تذلیل اور تکفیر نہ کرتا۔ اور آپ کے خلاف وہ کارروائی نہ کرتا جو اس نے کی۔ مباہلہ کے اثر کو تو آپ خوب سمجھتے ہیں جو آپ پر ہوا ہے باقی جو کچھ اس کے لئے آپ کی خواہش ہے وہ محض اربعین کی وجہ سے ہے۔

اچہا ایک بات اور آپ بتائیں کہ اربعین لکہہ کر وہ ذلیل ہوا یا کامیاب؟ اور اس سے اسکی کوئی علمی پردہ دری ہوئی یا نہیں؟ یہ سوال محض آپ کے مذاق پر آپ سے کیا گیا ہے نفس مضمون اربعین میرے اور آپ کے درمیان سرِ دست تنازعہ فیہ نہیں۔ آپ یقیناً تسلیم کریں گے کہ یہ اس کی علمی پردہ دری ہے پہر یہ عزت بہی تو پہر غالباً مباہلہ ہی کے بعد ملی ہوگی؟ صوفی عبد الحق غزنوی کے مباہلہ کا نتیجہ کس کے حق میں ہوا؟ اسپر میں ایک اور رنگ میں بہی بحث کرتا ہوں۔

باقی آئندہ

دشمنوں میں پھوٹ

(نمبر اول)

ایک عرصہ گذرتا ہے کہ حضرت حجۃ اللہ کو مخالفوں میں پھوٹ یا دشمنوں میں پہوٹ غرض اس مفہوم کو لئے ہوئے ایک الہام ہوا تہا۔ اسکے آثار اسی وقت سے شروع ہوگئے تہے میں چاہتا ہوں کہ اس پیشگوئی کو جو مختلف رنگوں میں پوری ہو چکی ہے شائع کردوں سب سے اوّل میں امرتسر سے اس سلسلہ کو شروع کرتا ہوں۔

امرتسر میں سلسلہ عالیہ کے خطرناک دشمن غزنوی گروہ اور مولوی احمد اللہ اور اس کی ذریت مولوی ثناء اللہ صاحب وغیرہ ہیں۔ خدا تعالیٰ نے مولوی ثناء اللہ اور غزنویوں میں ایسی پہوٹ ڈالی ہے کہ ہر دو فریق ایک دوسرے کے لئے گلی پیچی رہنے نہیں دیتے یہانتک کہ غزنویوں نے مولوی ثناء اللہ صاحب کی تکفیر کا فتویٰ طیار کرایا۔ اور اسپر ایک لمبا سلسلہ شروع ہوا۔ اسی سلسلہ میں:

حافظ عبد المنان وزیرآبادی کا وہ تازہ اشتہار ہے جو ۷ ذی قعدہ ۱۳۲۲ہجری کو انہوں نے احمدی پریس وزیرآباد میں چہپوا کر شائع کیا ہے۔ سرِ دست ہم اسپر کوئی رائے ظاہر نہیں کرتے۔ جب تک کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اسپر کچہ نہ لکہیں کیونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو اپنی پوزیشن کا صاف کرنا ضروری ہے ایسی حالت میں کہ حافظ عبد المنان صاحب نے ان پر یہ الزام لگایا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے انکے مضمون میں تحریف کی ہے اور اپنی طرف سے جو ان کے جی میں آیا ان کی بلا اجازت لکہہ دیا ہے۔ میں امید نہیں کرتا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے ایسا کیا ہو اسلئے انہیں چاہئے کہ وہ جلد تر اصل حالات سے پبلک کو آگاہ کردیں۔ وہ اشتہار یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

البراءۃ الی اللہ
من
صنیع ثناء اللہ

الحمد للہ حق حمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبیہ وآلہٖ وصحبہٖ

اما بعد برادران دین پیروان سلف صالحین کی خدمت میں عرض ہے کہ اربعین پر جو کچھ میں نے لکہا تہا وہ حق تہا اور میں اوسپر اب تک قائم ہوں۔ یعنی مولوی ثناء اللہ صاحب کی تفسیر القرآن کو اکثر جگہ تفسیر بالرائے و مخالف تفسیر سلف صالحین کے یقیناً جانتا ہوں اور کلام مبین پر میرے نام سے جو مضمون لکہا گیا اور اوس کے سبب سے میرے دیندار بہائیوں کو میری مخالف بیانی کا شبہہ پڑ گیا ہے۔ سو وہ نہ پوری میری عبارت ہے اور نہ وہ مضمون حاشا وکلا بلکہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریف ہے اپنی طرف سے انہوں نے جو جی میں آیا بلا اجازت میرے لکہدیا ہے میری عبارت میں کوئی ایسی بات نہ تہی جو میری پہلی تحریر کے جو اربعین پر ہے مخالف ہو غرضکہ کلام مبین کے شائع ہوتے ہی میں نے اپنی براءت کا اشتہار دینا چاہا تہا مگر مولوی ثناء اللہ صاحب دو بار میرے پاس آئے۔ اور کہا کہ میں اون سب باتوں سے جو سلف صالحین کے برخلاف ہیں رجوع کرکے اون کی اصلاح کردوں گا۔ اور وہ تہے میرے شاگرد پس اس خیال سے کہ ان کا راہ راست پر آجانا بڑا ضروری ہے گو کہ میرے بہائی دیندار مجہ پر بدگمان ہی رہیں میں اون کی نیت وغیرہ کیوجہ سے اظہار براءت میں دیر کرتے آیا ہوں چونکہ اب مجہکو ان کے رجوع کی امید نہیں رہی لہذا مجبوراً اظہار حق کو مقدم جانکر ابتغاءً لوجہ اللہ کلام مبین کی عبارت سے جو میرے نام سے درج ہے براءت کرکے تمام اہل سنت وجماعت کو اس بات پر بہی مطلع کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے کلام مبین میں نقل عبارات میں جنکو تائیداً ذکر کیا ہے۔ بہت جگہ خیانت کرکے ناظرین کو سخت دہوکہ دیا ہے۔ چنانچہ فصل دوم میں جسکو فیصلہ کن قرار دیا اور سارے جواب کی اوسی پر دار و مدار رکہی ہے۔ صفحہ ۶ میں اتقان کی عبارت نقل کردہ کے آخر سے ایک جملہ کام کا جسمیں انکا صاف رد ہے نکال دیا ہے وہ جملہ یہ ہے فاعتمد الاول جس سے صاف ثابت ہوگیا کہ صحابہ کرام کی تفاسیر سبب نزول میں ہو یا غیر میں معتبر و حجت اور حکم میں مرفوع کے ہے۔ یعنی اون کی ساری کتاب کا رد اس جملہ متروکہ سے ہوکر انہیں کے اقرار سے یہ فیصلہ ہوگیا کہ تفسیر القرآن غیر معتبر وغیر مستند ہے۔ اور کسی نے کلام مبین پر دستخط کرنے والے علماء میں سے اوسکو مستند نہیں لکہا ہے اور جو اصحاب تقاریظ میں انہوں نے بلا ملاحظہ تفسیر کے محض حسن ظن سے تقریظیں لکہدی ہیں اور مجہہ سے بہی تقریظ لکہوانیکا مولوی ثناء اللہ صاحب نے بار بار تقاضا کیا۔ لیکن میں نے بسبب غیر معتبر ہونے تفسیر کے تقریظ نہیں لکہی۔ پس مولوی ثناء اللہ صاحب کا کلام مبین کے شروع میں اسکو مستند لکہنا بیجا ہے خلاصہ یہ کہ تفاسیر صحابہ وتابعین کو چہوڑ کر ان کے برخلاف تفسیر کرنا معتزلہ واہل بدع کا کام ہے۔ اتقان میں امام ابن تیمیہ سے منقول ہے

فان الصحابۃ والتابعین والائمۃ اذا کان لہم فی الآیۃ تفسیر وجاء قوم فسروا الآیۃ بقول آخر لاجل مذہب اعتقدوہ وذالک المذہب لیس من مذاہب الصحابۃ والتابعین صار مشارکا للمعتزلۃ وغیرہم من اہل البدع فی مثل ہذا وفی الجملۃ من عدل عن مذاہب الصحابۃ والتابعین وتفسیرہم الی ما یخالف ذالک کان مخطئا بل مبتدعا لانہم کانوا اعلم بتفسیرہ ومعانیہ انتہیٰ۔ اگر اب بہی مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے منہج شنیع سے رجوع کرکے اصلاح ما افسد کریں تو پہر میں وہی اونکا اوستاد شفیق ہوں۔ جیسا کہ اس سے پہلے تہا۔ لیکن میں کیا کروں۔ محبت اللہ ورسول کی مجہ پر مقدم ہے انکی محبت وشفقت پر جسکی وجہ سے نوبت بایں جا پہونچی اسکے سوا اب ایک ایسا جملہ انکی کتاب کلام مبین کے صفحہ ۲۵ میں معلوم ہوا ہے جس سے صبر نہ ہوسکا۔ کیونکہ اس سے ہتک حرمت مفسرین وخفت تفاسیر صالحین کی پائی جاتی ہے اور ایسی حرکت ناشائستہ آزادمنش اہل بدع کی حرکات سے ہے وہ جملہ یہ ہے۔ مفسرین کے خلاف کا ذکر تو دیوانوں کا ہوا ہے اس سے تو نابالغ ڈرا کرتے ہیں انتہیٰ۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت کرے آمین وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْن۔

المعلن خادم سنت عاجز عبد المنان وزیرآبادی ۷ روز شنبہ ۷ ذیقعدہ ۱۳۲۲ہجری

اطلاع

ہر چند مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی کتاب الہامات مرزا اپنی آپ ہی تردید ہے لیکن بعض اس خیال سے کہ ان کی تحدی کی حقیقت کہل جاوے میں نے خدا تعالیٰ کے فضل وکرم اور اس کی تائید وتوفیق پر بہروسہ کرکے ارادہ کیا ہے کہ اس کتاب کا ایک جواب شائع کروں۔ میں یک سر و ہزار سودا کا مصداق ہونے کی وجہ سے کسی قدر دیر سے یہ جواب انشاء اللہ العزیز شائع کرنے کے قابل ہوسکونگا تاہم میں نے اپنے معمول کے موافق ارادہ کرلیا ہے کہ اس کا جواب انکو ضرور دیا جاوے کیونکہ وہ اپنی ہر تحریر میں ایک ویش اسکا صلا دیتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے کہ ان کی ساری پیش کردہ پیشگوئیوں پر نظر ہوسکے میں انکے سب سے آخری ایڈیشن پر نظر کروں گا۔ وباللہ التوفیق۔

ایڈیٹر الحکم